يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

﴿سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔6﴾

قرآن اور مسند امام اعظم

(مسندِ امام اعظم، قرآن کی بارگاہ میں)

تحقیق و تدوین

ابوالحارث

قرآن ریسرچ اکیڈمی اوہائیو (امریکہ)

عرض مصنف

سلسلہ ''وضعی روایات کی نشاندہی'' کی اگلی کڑی پیش خدمت ہے۔ یہ تحریر حرف آخر نہیں ہے، لیکن جو احباب اس میں کہیں کوئی سقم دیکھیں اور اصلاح کرنا چاہیں تو براہ کرم قرآنی دلائل کے ساتھ اپنی تحریر ای میل کر دیں میں ان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں گا۔ یہ ایک طویل پراجیکٹ ہے، ابھی کافی کتب احادیث باقی ہیں جن پر کام کرنے کا پروگرام ہے۔ اگر موقع ملا تو اپنی سابقہ تمام کتب کو نئے سرے سے دیکھوں گا اور ان میں ضروری اضافے کروں گا، بصورت دیگر مجھے یقین ہے کہ آنے والے وقت میں ایک بندہ ضرور پیدا ہو گا جو میری کتب پر کام کر کے انہیں مزید بہتر کر دے گا۔ میں نے قرآن کے راستے میں بکھرے ہوئے کانٹے چننے کا کام اپنے ذمے لیا ہے، اللہ کریم سے استقامت کی دعا کرتا ہوں، رب کریم ہم سب کو قرآن کا طالبعلم بننے اور قرآن کے مطابق عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

فہرست

باب نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
1	جو اسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو	13
	جو اسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو	15
	اسلام کی دعوت دو انکار کریں تو جزیہ مانگو پھر بھی انکار کریں تو قتال کرو	16
2	جنت کیسے ملتی ہے؟	17
	اللہ رسول کو ماننے والا جنت میں جائے گا خواہ وہ زانی ہو یا چور	22
	جو اللہ رسول کو مانتا ہے وہ جنت میں جائے گا خواہ وہ قاتل، زانی یا چور ہو	23
	جو شرک نہ کرے وہ مومن ہے چاہے چوری کرے یا ڈاکے مارے	24
	لا الہ الا اللہ کہنے سے جنت	24
	ایک سجدے سے جنت	25
	مسجد بنانے سے جنت	26
	نماز عشا پڑھنے سے جنت	26
	جس کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا	27
	لوگوں کی گواہی پر جنت	27
	جو شخص یہ جان لے کہ وہ بخشا ہوا ہے وہ جنت میں جائے گا	28
	ایک دن بھوکا رہنے اور برائی سے بچنے پر جنت	28
	حج کرنے سے سابقہ گناہ معاف	28
	بھوکا رہنے سے جنت	29
	ایک عمل پر جنت	29

	جس نے جان لیا کہ اللہ اسے بخش دے گا تو اللہ اسے بخش دیتا ہے	30
	جہنم سے شفاعت کی وجہ سے جنت میں تبادلہ	30
	خون معاف کرنے سے جنت	31
3	**سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے**	32
	سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے	36
	جنت دوزخ پہلے سے لکھا ہوا ہے	36
	سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے	37
	جو تقدیر کا انکار کریں ان سے قطع تعلق کر لو، یہ دجال کے گروہ سے ہیں	38
4	**قدریہ پر لعنت**	39
	قدریہ پر اللہ کی لعنت	42
	قدریہ پر اللہ کی لعنت	42
	قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اور دجال کے گروہ سے ہیں	43
5	**جہنم سے جنت میں تبادلہ**	44
	جہنم سے جنت میں تبادلہ	47
	جہنم سے جنت میں ٹرانسفر	48
	مقام محمود کا مطلب شفاعت ہے۔ جہنم سے جنت میں ٹرانسفر	48
	شفاعت سے جنت۔ جہنم سے جنت میں ٹرانسفر	49
	جہنم سے جنت میں ٹرانسفر	49
6	**مقام محمود**	51
	مقام محمود کا مطلب شفاعت ہے۔ جہنم سے جنت میں ٹرانسفر	54

55	شفاعت سے جنت۔ جہنم سے جنت میں ٹرانسفر	
55	جبریل کی سفارش سے جہنم سے جنت	
57	قاتلوں اور گناہ کبیرہ کرنے والوں کیلئے شفاعت ہو گی	
58	بلی کا جوٹھا پاک ہے	7
59	وضو	8
60	اعضائے وضو تین بار دھونا سنت ہے	
60	اعضائے وضو ایک بار دھونا سنت ہے	
61	ایڑیوں کیلئے جہنم کا عذاب	
61	وضو کے بعد بچا ہوا پانی شرمگاہ پر چھڑکنا سنت ہے	
62	موزوں پر مسح	9
64	موزوں پر مسح درست ہے	
64	حضور ﷺ نے موزوں پر مسح کیا	
66	شہوت پرستی	10
66	حضور ﷺ ایک رات میں دو بار صحبت فرماتے تھے	
66	حضور ﷺ ایک رات میں دو بار صحبت فرماتے تھے	
68	نماز کے کپڑے	11
68	حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کے لباس سے منی کھرچتی تھیں اور آپ انہی کپڑوں میں نماز پڑھتے تھے	
69	محرم کے بغیر سفر	12
69	عورت محرم کے بغیر دو دن کا سفر نہ کرے	

13	اذان کی ابتدا	70
	صحابیؓ کو خواب میں اذان سکھائی گئی، حضور ﷺ نے اسی کو جاری فرمادیا	70
14	گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان	73
	گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا منع ہے، حضور ﷺ کی بددعا کہ نہ ملے	73
15	جمعہ	75
	اللہ جمعہ کے دن اپنی مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے	78
16	جمعہ کے دن فوت ہونے سے عذاب قبر سے حفاظت	79
	جمعہ کے دن فوت ہونے کی وجہ سے عذاب قبر سے حفاظت ہو جاتی ہے	79
17	نماز	80
	کل نمازیں چھے ہیں	80
	وتر سنت نماز ہے	80
	وتر تین ہیں	81
	امام بھول جائے تو عورتیں تصفیق کریں	81
18	قبر میں سوال جواب	83
	قبر میں سوال جواب	84
19	روزہ	85
	پچھنے لگانے کی مزدوری لینا بری کمائی ہے	85
	پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا کوئی روزہ نہیں۔	86
	حضور ﷺ نے حالت احرام میں روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے اور اس کی اجرت دی	86

86	حضور ﷺ نے حالت احرام میں روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے اور اس کی اجرت دی	
88	حضور ﷺ نے حالت احرام میں پچھنا لگوایا	
88	حضور ﷺ حالت جنابت میں ہوتے ہوئے اپنا روزہ پورا کرتے	
89	کوئی جنابت کی حالت میں صبح کرے تو روزہ توڑ دے	
90	حضور ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ دیتے تھے	
90	حضور ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ دیتے تھے	
91	نذر	20
93	نذر پوری کرو	
94	نذر کچھ نہیں سوائے اس کے کہ اس سے بخیل کا مال نکلوا دیا جاتا ہے	
95	حج	21
95	بہترین حج عج اور ثج ہے	
95	محرم خوشبو لگائے یا نہیں، اختلاف	
97	گدھا حلال ہے	22
97	گدھا حلال ہے	
98	حالت احرام میں نکاح	23
98	حضور ﷺ نے حالت احرام میں نکاح کیا	
98	محرم اپنا یا کسی کا نکاح نہ کرے اور نہ خطبہ دے	
99	محرم اپنا یا کسی کا نکاح نہ کرے، نہ منگنی کا پیغام دے اور نہ خطبہ دے	

	محرم نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ کرا سکتا ہے	99
	حضور ﷺ کا حکم کہ حالت احرام میں نکاح نہ کرو نہ کراؤ اور نہ پیغام دو	100
	محرم نہ نکاح کرے اور نہ کروائے۔	101
	محرم نکاح کا پیغام بھی نہ دے۔	101
24	عورت	102
	نیلی آنکھوں والی عورت سے شادی نہ کرنا، موٹے جسم والی عورت سے شادی نہ کرنا، لمبی عورت سے شادی نہ کرنا، پتلی عورت سے شادی نہ کرنا، عمر رسیدہ عورت سے شادی نہ کرنا، چھوٹے قد والی عورت سے شادی نہ کرنا اور بد شکل عورت سے بھی شادی نہ کرنا۔	102
25	نحوست	104
	نحوست گھر، گھوڑے اور عورت میں ہے	106
26	وظیفہ زوجیت کا اسلامی سٹائل	108
	ایک عورت کی شکایت کہ میرا شوہر کروٹ کے بل اور سامنے سے جماع کرتا ہے	108
	حاملہ عورت سے صحبت کرنا منع ہے	109
27	رجم	110
	رجم	111
	حضور ﷺ نے رجم کیا	111
28	طلاق	116
	کنیز کیلئے دو طلاقیں اور عدت دو حیض ہے	116

29	صحابہؓ اور جھوٹ	117
	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا جھوٹ	117
30	ہر مسلمان کو نجات کیلئے ایک ایک یہودی یا عیسائی دیا جائے گا	119
	یہود و نصاریٰ کو جہنم میں بھیج کر اسے مسلمانوں کے گناہوں کا کفارہ بنادیا جائے گا	120
	ہر مسلمان کو ایک ایک یہودی یا عیسائی دیا جائے گا کہ یہ تیری نجات کا کفارہ ہے	121
31	مسلمانوں کا عذاب صرف دنیا میں ہی ہے	122
	مسلمانوں کا عذاب دنیا میں ہی ہے	123
32	ریشم اور دیباج کا استعمال منع ہے	124
	ریشم اور دیباج کپڑا دنیا میں مشرکین کیلئے اور آخرت میں مسلمانوں کیلئے ہے	125
	ریشم اور دیباج منع ہے، جو استعمال کرے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں	125
33	اخلاق	127
	صحابیؓ نے برتن میزبان کے منہ پر دے مارا	130
	صحابیؓ نے برتن میزبان کے منہ پر دے مارا	130
34	چاندی اور سونے کے برتنوں کا استعمال	131
	چاندی اور سونے کے برتن منع ہیں	131
	دبا اور حنتم کے برتن منع ہیں	132
	برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا	132
35	فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویر ہو	133

133	فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو	
135	خدا بندے کو جنت میں داخل کرنے کیلئے بیمار کرتا ہے	36
135	خدا بندے کو جنت میں داخل کرنے کیلئے بیمار کرتا ہے	
136	وگ لگانے میں کوئی حرج نہیں	37
136	وگ لگانے میں کوئی حرج نہیں	
136	بنی اسرائیل اس لئے تباہ ہوئے کہ ان کی عورتوں نے وگیں لگانی شروع کر دی تھیں	
137	بالوں کی وگ لگانا مکاری ودغا بازی ہے	
138	بنی اسرائیل اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان کی عورتوں نے وگیں لگانی شروع کردی تھیں	
138	وگ لگانا دھوکا ہے	
140	زمانہ ہی خدا ہے، اسے گالی مت دو	38
140	زمانہ ہی خدا ہے، اسے گالی مت دو	
142	نبیذ و شراب	39
142	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبیذ پیتے تھے	
142	حضور ﷺ نے انگور اور کھجور کی نبیذ اور کچی پکی کھجور کی نبیذ سے منع فرمایا ہے	
143	حضرت ابو عامر ثقفی ہر سال حضور ﷺ کو شراب کی ایک مشک پیش کرتے تھے	
144	چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنا	40

144	چت نہ لیٹو	
145	چت لیٹنے کے دوران ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں نہ رکھو۔	
145	حضرت علیؓ نے چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھا ہوا تھا	
147	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک	41
147	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر تریسٹھ سال تھی	
148	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پینسٹھ سال تھی	
148	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر انسٹھ سال تھی	
149	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پینسٹھ سال تھی	
150	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر تریسٹھ سال تھی	
151	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی	
152	دیت	42
152	یہودی نصرانی کی دیت بھی مسلمان کی دیت کے مثل ہے	
152	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مسلمان کو عہد والے کے بدلے قتل کیا	
153	مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا	
154	مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا	
155	جھاڑ پھونک	43
155	بچھو سے بچنے کا دم	
156	متفرق	44
156	موئے زیر ناف والوں کو قتل کردو	
156	سب سے پہلے میں اسلام لے کر آیا۔ حضرت علیؓ کا فرمان	

157	ستاروں میں غور و فکر کرنا منع ہے	

باب نمبر۔1

جو اسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قران:

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قف(256/2)

ترجمہ: ” دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر256}

قران:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ لا(29/18)

ترجمہ:” آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔“

{سورۃ الکہف سورہ نمبر18 آیت نمبر29}

قران:

قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ(108/10)

ترجمہ: ’’ آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔‘‘

(سورۃ یونس سورہ نمبر10 آیت نمبر108)

قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قرآن:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط (108/12)

ترجمہ: ’’ آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔‘‘

{سورۃ یوسف سورہ نمبر12 آیت نمبر108}

اس لیے وہ اُس اِیمان کو ایمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

قرآن:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط
(14/49)

ترجمہ: ’’ دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔‘‘

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہوگا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟

جو اسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو

حدیث

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جب تک لوگ لاالہ الا اللہ نہ کہہ دیں اس وقت تک ان سے قتال کروں اور جب وہ اس کلمہ کو کہہ لیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اموال بچا لئے مگر کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔ 7 صفحہ نمبر۔ 96، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

اسلام کی دعوت دو، انکار کریں تو جزیہ مانگو، پھر بھی انکار کریں تو قتل و قتال کرو

حدیث

حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی لشکر یا سریہ کو بھیجنے لگتے تو ان کے امیر کو وصیت فرماتے، بالخصوص اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی، لشکر کے ساتھ نرمی اور احسان کرنے کے بارے میں، آپ اس امیر کے ساتھ لشکر کو فرماتے: اللہ تعالیٰ کے نام سے حصول مدد اور اس کی رضاجوئی کیلئے جہاد کریں، اللہ تعالیٰ کے منکروں کو قتل کریں، کسی کو دھوکا نہ دینا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرنا، جب تم اپنے دشمن سے ملو تو ان کو اسلام کی دعوت دو، اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ مانگو، اگر اس کا بھی انکار کریں تو ان سے قتل و قتال کرو ۔جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو تو اگر وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کا کہہ کر محاصرہ ختم کرنے کا کہیں تو تم ختم نہ کرنا کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہیں جانتے، آیا وہ ایسا ہی ہے یا نہیں، لیکن تم اپنے باہمی فیصلہ و حکم سے محاصرہ ختم کر سکتے ہو، پھر تم لوگ اپنی عقل و دانش سے ان کے بارے میں فیصلہ کر سکتے ہو۔ اگر وہ اس بات کا ارادہ کریں کہ تم ان کو اللہ تعالیٰ کے عہد و پیمان میں لو تو تم بجائے اس کے اپنے عہد و پیمان میں لو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے تمہارا اپنا ذمہ توڑنا زیادہ آسان ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ اس بات کا ارادہ کریں کہ تم ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد و پیمان میں لو تو تم بجائے اس کے اپنے عہد و پیمان میں لو کیونکہ (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ سے) تمہارا اپنا ذمہ توڑنا زیادہ آسان ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔319 صفحہ نمبر۔481، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔2

جنت کیسے ملتی ہے؟

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے :

قران:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (177/2)

ترجمہ: ”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور

جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قران:

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ(134/3)

ترجمہ: ''جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔'' (سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

قران:

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَاب

(195/3)

ترجمہ: '' سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔''

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

''جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔''

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

''لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔''

{سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قران:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 3 4 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینۃ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃالاعراف سورہ نمبر7آیت نمبر42

سورۃابراہیم سورہ نمبر14آیت نمبر23

سورۃمریم سورہ نمبر19آیت نمبر60

سورۃالحج سورہ نمبر14آیت نمبر14

سورۃالحج سورہ نمبر22آیت نمبر23تا24

سورۃالعنکبوت سورہ نمبر29آیت نمبر58

سورۃیٰس سورہ نمبر36آیت نمبر26

سورۃالمومن سورہ نمبر40آیت نمبر40

سورۃالشوریٰ سورہ نمبر42آیت نمبر22

سورۃالزخرف سورہ نمبر43آیت نمبر69

سورۃالمعارج سورہ نمبر70آیت22تا35

سورۃالدھر سورہ نمبر76آیت نمبر7تا12

سورۃالمومنون سورہ نمبر23آیت1تا11

سورۃالفرقان سورہ نمبر25آیت70تا76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن مسند امام اعظم کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

اللہ رسول کو ماننے والا جنت میں جائے گا خواہ وہ زانی ہو یا چور ہو

حدیث

حضرت عبداللہ بن حبیبہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداجو رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تھے سے سنا، آپ نے فرمایا: ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کا ردیف تھا تو آپ نے فرمایا: اے ابوالدردا! جو شخص گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو اس پر جنت واجب ہے۔ میں نے عرض کی: اگرچہ وہ زنا کرے، چوری کرے؟ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک گھڑی خاموش ہو گئے، پھر تھوڑا آگے چلے اور پھر فرمایا: جو شخص گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو اس پر جنت واجب ہے۔ میں نے عرض کی: اگرچہ وہ زنا کرے، چوری کرے؟ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک گھڑی خاموش ہو گئے، پھر تھوڑا آگے چلے اور پھر فرمایا: جو شخص گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس پر جنت واجب ہے۔ میں نے عرض کی: اگرچہ وہ زنا کرے، چوری کرے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ زنا کرے، چوری کرے۔ اگرچہ ابوالدردا کی ناک خاک آلود ہو جائے (تب بھی وہ جنت میں ہی جائے گا) راوی کہتے ہیں کہ گویا میں حضرت ابوالدردا کی سبابہ انگلی (ابھی بھی) دیکھ رہا ہوں جس سے آپ اپنے ناک کے بھانسے کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔10 صفحہ نمبر۔99، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

جو اللہ رسول کو مانتا ہے وہ جنت میں جائے گا خواہ وہ قاتل، زانی اور چور ہی کیوں نہ ہو

حدیث

حضرت مسلم خولانی سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذؓ حمص آئے تو ان کے پاس ایک نوجوان شخص آیا اور پوچھا: آپ کا ایسے شخص کے متعلق کیا نظریہ ہے جو صلہ رحمی کرتا ہے، نیکی کرتا ہے، سچ بولتا ہے، امانت ادا کرتا ہے، اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو بچاتا ہے اور حسب طاقت بھلائی کے کام کرتا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میں شک کرتا ہے۔ حضرت معاذؓ نے فرمایا: اس کے ساتھ جتنے بھی اعمال ہیں سارے ضائع گئے۔ اس نوجوان نے پوچھا: آپ کا ایسے شخص کے متعلق کیا نظریہ ہے جو گناہوں پر سوار ہوا، خون بہایا، شرمگاہ اور اموال کو (ناجائز) حلال ٹھہرایا لیکن وہ صدق دل سے اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: مجھے اس کی بخشش کی امید ہے لیکن اس معاملہ میں مجھے اس پر خوف بھی ہے۔ نوجوان نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ایسا ہے کہ جو بھی اس کے اعمال تھے وہ ضائع ہو گئے تو یہ کلمہ (شہادت) ایسا ہے کہ جو بھی اس نے اعمال کئے یہ اس کو نقصان نہیں دے گا۔ جب وہ نوجوان چلا گیا تو حضرت معاذؓ نے فرمایا: میرے خیال میں یہ شخص اس سے زیادہ سنت کو جاننے والا نہیں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔ 11 صفحہ نمبر۔ 102، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

جو شرک نہ کرے وہ مومن ہے چاہے چوری کرے یا ڈاکے مارے

حدیث

حضرت طاؤس روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمرؓ کے پاس آیا اور پوچھا: اے ابو عبدالرحمن! آپ کا ان لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو ہمارے تالے توڑتے ہیں، ہمارے گھروں میں ڈاکہ زنی کرتے ہیں اور ہمارے ساز و سامان میں تغیر کرتے ہیں، کیا ایسے لوگ کافر ہیں؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: نہیں، پوچھا: آپ کا ان لوگوں کے متعلق کیا نظریہ ہے جو ہم تاویلیں کرتے ہیں اور ہمارا خون بہاتے ہیں کیا ایسے لوگ کافر ہیں؟ فرمایا نہیں، جب تک وہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہ ٹھہرادیں (راوی کہتے ہیں) اور میں حضرت ابن عمرؓ کی انگلی کو دیکھ رہا تھا آپ اس کو حرکت دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ یہ وہ حدیث ہے جس کو صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے نقل کیا اور انہوں نے اس روایت کا سلسلہ نبی اکرم ﷺ تک پہنچایا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔9 صفحہ نمبر۔97، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

لا الہ الا اللہ کہنے سے جنت

حدیث

حضرت حزیفہ بن الیمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام ایسا ہی پرانا ہو جائے گا جیسے کپڑے کے نقش و نگار پرانے ہو جاتے ہیں اور لوگوں میں سے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں باقی رہ جائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ایک ایسی قوم تھی جو لا الہ الا اللہ کہتی تھی اور ایک قوم ایسی بھی تھی جو لا الہ الا اللہ نہیں کہتی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ صلہ بن زید

نے کہا: اے عبداللہ ! کیالاالہ الااللہ کہناان کو کفایت کر جائے گا جبکہ انہوں نے روزہ، نماز حج اور صدق میں سے کچھ بھی ادانہ کیا؟ تو فرمایا: وہ آگ سے نجات پاجائیں گے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔12 صفحہ نمبر۔105، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

ایک سجدے سے جنت

حدیث

حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ ہلکی سی نماز پڑھی اور کثرت سے رکوع و سجود کیے، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کہنے لگا کہ آپ صحابیِ رسول ہو کر اتنی ہلکی سی نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا کیا میں نے رکوع و سجدہ مکمل نہیں کیا؟ اس نے کہا کیوں نہیں، فرمایا کہ پھر میں نے جناب رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے، میری خواہش ہوئی کہ میرے لئے کئی درجات لکھ دیئے جائیں۔ ایک روایت میں ہے: حضرت ابوذر غفاریؓ کے پاس سے کچھ آدمی گزرے، آپ نے ہلکی سی نماز پڑھی اور کثرت سے رکوع و سجود کیے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کہنے لگا کہ آپ صحابیِ رسول ہو کر اتنی ہلکی سی نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا: میں نے جناب رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک سجدہ کرے، اللہ تعالیٰ جنت میں ایک درجہ بلند کر دیتا ہے، اسی لیے میں نے کثرت سے سجود کیے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔81 صفحہ نمبر۔179، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

مسجد بنانے سے جنت

حدیث

حضرت عبداللہ بن اوفٰی سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مسجد بنائے اگرچہ اس کا حصہ قطا گھونسلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔92 صفحہ نمبر۔195، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

نماز عشا پڑھنے سے جنت

حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص عشا کے بعد چار رکعات اس طرح ادا کرے کہ ان میں فاصلہ نہ ہو اور پہلی میں فاتحہ اور تنزیل السجدہ اور دوسری رکعات میں فاتحہ اور حم الدخان اور تیسری رکعات میں فاتحہ اور یٰسٓ، چوتھی رکعات میں فاتحہ اور سورۃ ملک تلاوت کرے تو اس شخص کیلئے (اتنا ثواب) لکھ دیا جائے گا جتنا لیلۃ القدر کو قیام کرنے والے کو ملتا ہے اور اس کے گھر والوں میں جن لوگوں پر بھی جہنم واجب ہو چکی ہو گی ان کی بابت اس کی سفارش قبول کی جائے گی اور اسے عذاب قبر سے بچالیا جائے گا۔ یہ روایت حضرت ابن عمرؓ سے موقوفاً بھی روایت ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔179 صفحہ نمبر۔301، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا

حدیث

حضرت ابن بریدہؓ کے والد سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی (حالت ایمان میں) فوت ہوتا ہے اور اس کے تین بچے اس سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا ، حضرت عمرؓ نے عرض کی: اگر دو ہوں تو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔307-184 صفحہ نمبر۔ ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

لوگوں کی گواہی پر جنت

حدیث

حضرت عبداللہ بن عامر کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان مر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس کی برائی بھی معلوم ہوتی ہے لیکن لوگ اس کے متعلق اچھا ہی کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ کو فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندے پر اپنے بندوں کی گواہی قبول کی مجھے اس (کی برائی کا) علم بھی ہے لیکن میں نے اسے بخش دیا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔310-186 صفحہ نمبر۔ ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

جو شخص یہ جان لے کہ وہ بخشا ہوا ہے، اسے بخش دیا جاتا ہے

حدیث

ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جان لے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا تو وہ بخشا ہوا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔187 صفحہ نمبر۔312، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

ایک دن بھوکا رہنے اور برائی سے بچنے پر جنت

حدیث

ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مسلمان کسی دن بھوکا رہا اور وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیا سے بچا، مسلمانوں کا مال باطل طریقے سے نہ کھایا تو اللہ تعالیٰ جنت کے پھل اس کو کھلائے گا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔202 صفحہ نمبر۔334، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

حج کرنے سے سابقہ گناہ معاف

حدیث

حضرت علقمہؒ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حاجی کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور وہ خود جس کیلئے دعا کرے اس کے گناہ بھی بخش دیئے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ محرم الحرام کے ختم ہونے تک باقی رہتا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔221 صفحہ نمبر۔351، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

بھوکا رہنے سے جنت

حدیث

حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کی طرف ایک دن دیکھا کہ آپ کو بھوک لگی ہوئی ہے ،فرمایا اے علی! کیا بات ہے کہ آپ کو بھوک محسوس ہو رہی ہے، عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے فلاں وقت سے سیر ہو کر نہیں کھایا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آپ کو جنت کی خوشخبری ہو۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔369 صفحہ نمبر۔554، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

ایک عمل پر جنت

حدیث

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ یوم قیامت اللہ تعالیٰ کے پاس ایک آدمی لایا جائے گا، وہ کہے گا کہ اے میرے رب ! میں نے کبھی کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا سوائے اس صورت کے کہ میں تجھ سے ملاقات کرنے کا ارادہ کروں، پس میں امیر کو وسعت اور تنگدست سے در گزر کرتا تھا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اس کا تجھ سے زیادہ حقدار ہوں (اے فرشتو!) تم بھی میرے بندے سے در گزر کرو۔ حضرت ابو مسعود انصاری فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی اس بات پر شہادت دیتا ہوں کہ انہوں نے آپ ﷺ سے یہ (حدیث) سنی ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔344 صفحہ نمبر۔521، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

جس نے جان لیا کہ اللہ اسے بخش دے گا تو اللہ اسے بخش دیتا ہے

حدیث

حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے (اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کیا اور پھر) جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا، تو ایسا آدمی بخشا ہی جائے گا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔447 صفحہ نمبر۔642، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

جہنم سے شفاعت کی وجہ سے جنت میں تبادلہ

حدیث

حضرت ابوالزعرا جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اصحاب میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت کی وجہ سے اہل ایمان کا ایک گروہ جنت سے نکالا جائے گا حتیٰ کہ اس میں کوئی اہل ایمان باقی نہ رہے گا، سوائے اس آیت والوں کے، ''کس چیز نے تمہیں جہنم میں بھیجا، وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے، مساکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، فضول کاموں میں مصروف رہتے تھے، آخرت کے دن کو جھٹلاتے تھے حتیٰ کہ اب ہمیں موت نے آن لیا ہے، پس ان کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کام نہ دے گی۔'' ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک گروہ کو عذاب میں مبتلا کرے گا، پھر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے ان کو نکالے گا، حتیٰ کہ ان میں کوئی اہل ایمان باقی نہ رہے گا سوائے ان کے جن کو اللہ تعالیٰ فرمائے

گا" کس چیز نے تمہیں جہنم میں بھیجا، وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے، مساکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، فضول کاموں میں مصروف رہتے تھے، آخرت کے دن کو جھٹلاتے تھے حتیٰ کہ اب ہمیں موت نے آن لیا ہے، پس ان کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کام نہ دے گی۔"

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔511 صفحہ نمبر۔740، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

خون معاف کرنے سے جنت

حدیث

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کا خون معاف کیا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔484 صفحہ نمبر۔689، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔3

سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے

اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا :

قران:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا (29/18)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِس کا اِنکار کر دے۔''

{سورۃ الکہف سوہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

قران:

كُلُّ نَفْسٍ مبِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (38/74)

ترجمہ: ''ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔''

{سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 38}

اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں اس بات کو متعدد مقامات پر دہرایا ہے کہ انسان، جنت میں صرف اپنے اچھے اعمال کی بنیاد پر جائے گا۔ چند قرآنی حوالہ جات ملاحظہ ہوں :

قران:

سورۃالانعام سورہ نمبر6آیت نمبر127

سورۃالنحل سورہ نمبر16آیت نمبر32

سورۃالزخرف سورہ نمبر43آیت نمبر72

سورۃالاحقاف سورہ نمبر46آیت نمبر14

سورۃالاحقاف سورہ نمبر46آیت نمبر16

سورۃالطور سورہ نمبر52آیت نمبر19

سورۃالواقعہ سورہ نمبر56آیت نمبر24

سورۃالحاقہ سورہ نمبر69آیت نمبر24

سورۃالدھر سورہ نمبر76آیت نمبر22

سورۃالمرسلٰت سورہ نمبر77آیت نمبر43

سورۃالغاشیہ سورہ نمبر88آیت نمبر8تا9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر31آیت نمبر8

سورۃالکہف سورہ نمبر18آیت نمبر30تا31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر22 آیت نمبر14

سورۃ الحج سورہ نمبر22 آیت نمبر 23تا24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر29 آیت نمبر58

سورۃ یٰس سورہ نمبر36 آیت نمبر26

سورۃ المومن سورہ نمبر40 آیت نمبر40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر42 آیت نمبر22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر43 آیت نمبر69

سورۃ المعارج سورہ نمبر70 آیت 22تا35

سورۃ الدھر سورہ نمبر76 آیت نمبر 7تا12

سورۃ المومنون سورہ نمبر23 آیت 1تا11

سورۃ الفرقان سورہ نمبر25 آیت 70تا76

اِنسان اپنے اعمال سے اچھا یا بُرا بنتا ہے اور اپنے اعمال سے جنّتی یا دَوزخی ہوتا ہے لیکن مسند امام اعظم کی تعلیم ملاحظہ فرمایئے کہ اِنسان خواہ ساری زندگی اعمالِ صالحہ کرتا رہے اگر اللہ نے اُسے دَوزخی لکھا ہوا ہے تو ساری زندگی کے اعمالِ صالحہ اُسے جنّت میں نہیں لے جا سکتے :

سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے

حدیث

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت سراقہ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہمیں ہمارے دین کی بابت بتائیں جس کیلئے ہم پیدا کیے گئے ہیں، کیا ہم کوئی عمل کرتے ہیں تو تقدیر اس پر جاری ہو چکی ہوتی ہے اور قلم انہیں لکھ کر خشک ہو چکے ہوتے ہیں یا ہمارا کام پہلے ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اعمال ان اشیا میں سے ہیں جن پر تقدیر چل چکی ہوتی ہے اور قلم ان کو لکھ کر خشک ہو چکے ہوتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: پھر عمل کا کیا فائدہ؟ آپ نے فرمایا؛ تم عمل کرتے رہو اس لیے کہ ہر انسان جن کاموں کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس کیلئے وہ کام بھی آسان کر دیئے جاتے ہیں (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے) جو شخص اپنا مال راہ خدا میں دوسروں کو دیتا ہے، اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اچھی باتوں کی تصدیق کرتا ہے ہم اس کیلئے آسانیاں مہیا کر دیں گے اور جو شخص بخل کرتا ہے، بے نیازی برتتا ہے اور اچھی باتوں کی تکذیب کرتا ہے ہم اس کیلئے مشکلات مہیا کر دیں گے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔15 صفحہ نمبر۔111، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

جنت دوزخ پہلے سے لکھا ہوا ہے

حدیث

حضرت مصعب سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اس کے داخل ہونے کی جگہ کون سی ہے، اس کے نکلنے کی جگہ کون سی ہے اس کو کیا نئی چیزیں پیش آنے والی ہیں۔ عرض کی

گئی تو پھر عمل کا کیا فائدہ؟ یارسول اللہ ! تو آپ نے فرمایا: تم عمل کرتے رہو، اس لیے کہ ہر انسان جن کاموں کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس کیلئے وہ کام بھی آسان کر دیئے جاتے ہیں، جو اہل جنت میں سے ہوتا ہے اس کیلئے اہل جنت والے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں اور جو جہنمی ہوتا ہے اس کیلئے اہل نار والے کام آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ ان انصاری صحابی نے کہا: اب عمل کی حقیقت واضح ہو گئی۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔16 صفحہ نمبر۔113، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے

حدیث

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اس کے داخل ہونے کی جگہ کون سی ہے، اس کے نکلنے کی جگہ کون سی ہے، اس کو کیا نئی چیزیں پیش آنے والی ہیں۔ ایک انصاری صحابیؓ نے عرض کی: تو پھر عمل کا کیا فائدہ؟ یارسول اللہ ﷺ! تو آپ نے فرمایا: تم عمل کرتے رہو اس لیے کہ ہر انسان جن کاموں کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس کیلئے وہ کام بھی آسان کر دیئے جاتے ہیں، برے لوگوں کیلئے برے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں اور اچھے لوگوں کیلئے اچھے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ ان انصاری صحابی نے کہا: اب عمل کی حقیقت واضح ہو گئی۔ ایک روایت میں ہے: تم عمل کرتے رہو اس لیے کہ ہر انسان جن کاموں کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس کیلئے وہ کام بھی آسان کر دیئے جاتے ہیں، جو اہل جنت میں سے ہوتا ہے اس کیلئے اہل جنت والے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں اور جو جہنمی ہوتا ہے اس کیلئے اہل نار والے کام آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ ان انصاری صحابی نے کہا: اب عمل کی حقیقت واضح ہو گئی۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔114، صفحہ نمبر۔17، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

جو تقدیر کا انکار کریں ان سے قطع تعلق کرلو، یہ دجال کے گروہ سے ہیں

حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک ایسی قوم بھی آئے گی جو کہے گی کہ کوئی تقدیر نہیں ہے پھر وہ اس سے زندیقیت کی طرف نکل جائیں گے لہٰذا جب تم ان سے ملو تو ان پر سلام مت کہنا، اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو عیادت نہ کرنا اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے گروہ میں (نماز جنازہ کیلئے) داخل نہ ہونا، بیشک ایسے لوگ دجال کے گروہ سے ہیں اور اس امت کے مجوسی ہیں اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ ان کو دجال کے گروہ کے ساتھ آگ میں ملائے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔116، صفحہ نمبر۔18، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔117، صفحہ نمبر۔19، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔4

قدریہ پرلعنت

قرآن حکیم میں اللہ کا فرمان ہے:

قران:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔(3/103)

سب مل کر اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت 103)

قران:

وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۙ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ وَکَانُوْا شِیَعاً کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْہِمْ فَرِحُوْنَ (30/32)

اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بازی کی اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے ، ہر گروہ اس پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

(سورۃ الروم 30، آیت 32)

قران:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعاً لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ (6/159)

بے شک جن لوگوں نے فرقہ بازی کی اور خود بھی کسی فرقے سے متعلق ہو گئے (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپؐ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔

(سورۃ الانعام 6، آیت 159)

قران:

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِداً ضِرَاراً وَكُفْراً وَتَفْرِيقاً بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَاداً لِّمَنْ حَارَبَ اللهَ وَرَسُولَه (9/107) لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَداً (9/108)

اور وہ لوگ جنہوں نے مسجدِ ضرار بنائی کفر کرنے کیلئے اور مومنوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے۔آپؐ اُس میں کبھی بھی کھڑے نہ ہونا۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت 107،108)

فرقہ بندی میں ایک مصیبت یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر فرقہ اپنے اپنے لیڈر کو دوسروں کے لیڈر سے برتر ثابت کرنے پر تلا رہتا ہے اس کیلئے قبائلی و نسلی تفاخر سے لے کر جہاں تک ممکن ہو دلائل پیش کئے جاتے ہیں، قرآن کا فرمان ہے:

قران:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13/49)

ترجمہ:" اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں بنایا ذاتیں اور قبیلے تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے، بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔" {سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 13)

قرآن:

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ(19/46)

ترجمہ:" اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال کے پورے بدلے دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے۔"(سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 19)

قرآن:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (70/17)

ترجمہ:" اور ہم نے اولادِ آدم (تمام انسانوں) کو بڑی عزت دی ہے۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 70}

قرآن کے مقابلے میں اپنے اپنے فرقے کو افضل ثابت کرنے کیلئے مختلف روایتیں وضع کی گئیں، ذیل میں ان کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

قدریہ پر اللہ کی لعنت

حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قدریہ پر لعنت ہو اور پھر فرمایا: مجھ سے پہلے کوئی نبی بھی ایسا نہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا جس نے اپنی امت کو ان (قدریہ گروہ) سے ڈرایا نہ ہو، اس نے ان پر لعنت نہ کی ہو۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔20 صفحہ نمبر۔117، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

قدریہ پر اللہ کی لعنت

حدیث

حضرت ابن بریدہؓ کے والد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قدریہپر لعنت ہو (اور پھر فرمایا) مجھ سے پہلے کوئی نبی یا رسول بھی ایسا نہیں جس نے ان پر لعنت نہ کی ہو اور اپنی امت کو ان سے کلام کرنے سے منع نہ فرمایا ہو۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔21 صفحہ نمبر۔117، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اور دجال کے گروہ سے ہیں

حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اور وہ دجال کے گروہ میں سے ہیں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔22 صفحہ نمبر۔118، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

جہنم سے جنت میں تبادلہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر قانونِ مکافاتِ عمل کا ذکر کیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اِس دنیا میں اعمالِ صالحہ کریں گے، آخرت میں اُن کا ٹھکانہ جنّت ہے اور جو لوگ اِس دُنیا میں بُرے اعمال کریں گے، قیامت کے دن اُن کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔اِس کے ساتھ ساتھ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ جنّت یا جہنّم میں جائیں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہیں رہیں گے، کوئی شخص جنّت سے جہنّم یا جہنّم سے جنّت میں نہیں جا سکے گا۔ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 80 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ :

قرآن:

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةًط قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (80/2)

ترجمہ: ” اور اُنہوں نے کہا کہ ہمیں آگ ہر گز نہ چھوئے گی، گنتی کے چند دن کے سوا، اے نبیؐ! آپؐ فرمادیں کیا تم نے اللہ کے پاس سے کوئی وعدہ لیا ہے کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہر گز نہیں کرے گا۔ کیا تم اللہ پر وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 80}

اس کے بعد اگلی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان فرمایا ہے :

قرآن:

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (81/2)

ترجمہ: ”کیوں نہیں جس نے کمائی کوئی بُرائی اوراُس کواُس کی خطائوں نے گھیر لیا، پس یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر81}

قرآن:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (82/2)

ترجمہ: ” اور جولوگ اِیمان لائے اوراُنہوں نے اچھے اعمال کیے، یہی لوگ جنّت والے ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر82}

قیامت کے دِن اعمال کے مطابق جو بھی فیصلہ ہوگا وہ حتمی ہوگا، اِس بات کو قرآن نے بیسیوں مقامات پر بیان کیا ہے، چند حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

سورۃالفرقان سورہ نمبر25آیت نمبر69

سورۃیونس سورہ نمبر10آیت نمبر52

سورۃالسجدۃ سورہ نمبر32آیت نمبر14

سورۃ حٰم السجدۃ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 28

سورۃ محمد سورہ نمبر 47 آیت نمبر 15

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 14

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 93

سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 63

سورۃ الحشر سورہ نمبر 59 آیت نمبر 17

سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 116

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 39

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 217

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 257

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 285

سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 80

قرآن کا فیصلہ توآپ نے پڑھ لیا،اب آیئے مسند امام اعظم کی طرف جس میں قرآن کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے :

جہنم سے جنت میں تبادلہ

حدیث

حضرت جابر بن عبداللہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی شفاعت سے مومنین کو آگ سے نکال لے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ یزید نے کہا کہ میں نے حضرت جابرؓ سے کہا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ وہ آگ سے نکلنے والے نہیں ہیں؟ تو حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ اس سے پہلے بھی پڑھو: بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ،یعنی اس سے مراد کفار ہیں۔ ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی شفاعت سے مومنین کو آگ سے نکال لے گا ۔راوی کہتے ہیں کہ یزید نے کہا کہ میں نے حضرت جابرؓ سے کہا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ وہ آگ سے نکلنے والے نہیں ہیں۔ تو حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ اس سے پہلے بھی پڑھو: بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا یعنی اس سے مراد کفار ہیں ۔ایک روایت میں یزید سے مروی ہے آپ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ سے شفاعت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ان کے گناہوں کی سزا دے گا پھر ان کو محمد کی شفاعت سے نکال لے گا، تو میں نے کہا : اللہ تعالیٰ کا فرمان پھر کہاں گیا، پھر آخر تک حدیث ذکر کی۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔23 صفحہ نمبر۔118، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

جہنم سے جنت میں ٹرانسفر

حدیث

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک ایسی موحد قوم کو دوزخ سے نکالے گا جو عذاب کی وجہ سے کوئلہ ہو چکے ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل فرمائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے استغاثہ کریں گے کہ اہل جنت ان کو "جہنمی" کہہ کر پکارتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ (برالقب) بھی دور فرمادے گا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔24 صفحہ نمبر۔120، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

مقام محمود کا مطلب شفاعت ہے۔ جہنم سے جنت میں ٹرانسفر

حدیث

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا، میں مقام محمود سے مراد شفاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ان کے گناہوں کی سزا دے گا پھر ان کو محمد ﷺ کی شفاعت سے نکال لے گا، پھر ان کو ایک نہر پر لایا جائے گا جس کو الحیوان کہا جاتا ہے، وہ اس میں غسل کریں گے، پھر جنت میں داخل ہوں گے اس کے بعد جنت میں ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا، وہ اللہ تعالیٰ سے اس (کو دور کرنے) کا مطالبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ نام دور فرمادے گا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔25 صفحہ نمبر۔121، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

شفاعت سے جنت۔ جہنم سے جنت میں ٹرانسفر

حدیث

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جہنم سے اہل ایمان و قبلہ کے ایک گروہ کو محمد ﷺ کی شفاعت سے نکالے گا اور یہ وہی مقام محمود ہے، پھر ان کو ایک نہر پر لایا جائے گا جس کو الحیوان کہا جاتا ہے، وہ اس میں ڈالے جائیں گے جس سے وہ ایسے اگ آئیں گے جیسے چھوٹی ککڑیاں اگتی ہیں، پھر ان کو وہاں سے نکالا جائے گا، پھر جنت میں داخل ہوں گے اس کے بعد جنت میں ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا، وہ اللہ تعالیٰ سے اس (کو دور کرنے) کا مطالبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ نام دور فرمادے گا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔26 صفحہ نمبر۔123، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

جہنم سے جنت میں ٹرانسفر

حدیث

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ یوم قیامت اہل ایمان کا ایک گروہ اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے آگ میں داخل ہو گا تو مشرکین انہیں کہیں گے کہ تمہارے ایمان نے تمہیں کس چیز سے بے پرواہ کیا (یعنی کیا فائدہ دیا) ہم اور تم ایک ہی گھر میں عذاب دیئے جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ صفت جلال میں حکم دے گا کہ آگ میں کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ رہے جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو، پھر ان کو وہاں سے نکالا جائے گا جب کہ ماسوا ان کے چہروں کے وہ بالکل سیاہ کوئلہ ہو چکے ہوں گے

ان کی آنکھیں نیلی نہ ہوئی ہوں گی اور نہ ہی ان کے چہرے سیاہ ہوں گے، پھر انہیں جنت کے دروازے پر ایک بہتی ہوئی نہر پر لایا جائے گا، وہ اس میں غسل کریں گے تو ان سے ہر تکلیف اور داغ دھبہ دور کر دیا جائے گا پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے، ایک فرشتہ ان کا استقبال کرتے ہوئے کہے گا: تم خوب رہے، اب ہمیشہ کیلئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جنت میں ان لوگوں کو جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا، کچھ عرصہ بعد وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ نام دور فرمادے گا، اور اس کے بعد انہیں کبھی اس نام سے نہیں پکارا جائے گا۔ جس وقت یہ لوگ جہنم سے نکلنے لگیں گے اس وقت تک کفار تمنا کریں گے، کاش ہم بھی مسلمان ہوتے، اللہ تعالیٰ کے فرمان ''کفار تمنا کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے'' سے مراد ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔27 صفحہ نمبر۔123، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔6

مقامِ محمود

قرآنِ کریم میں ربّ تعالیٰ کاارشاد ہے :

قران:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ صلے ق عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (79/17)

ترجمہ:'' اور رات کا کچھ حصّہ قرآن کی تلاوت کے ساتھ بیدار رہیں، یہ تمہارے لیے زائد ہے، عنقریب آپ ﷺ کا ربّ آپ ﷺ کو مقامِ محمود میں کھڑا کرے گا۔''

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 79}

محمود کے معنی ہیں جس کی بہت زیادہ تعریف کی جائے۔آج اگر صرف اذان کے حوالے سے بات کی جائے تو دُنیا میں کوئی لمحہ ایسا نہیں گزر رہا جس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعریف نہ کی جا رہی ہو۔آج غیر مسلم بھی یہ اِعتراف کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقامِ محمود پر فائز ہیں لیکن درج ذیل حدیث میں ''محمود'' کے غلط اور من مانے معنی کرتے ہوتے بتایا جا رہا ہے کہ اس کے معنی شفاعت کے ہیں جبکہ دنیا کی کسی لغت سے بھی یہ بات ثابت نہیں کی جاسکتی۔دوسری بات شفاعت کے متعلق ہے تو عرض ہے کہ شفاعۃ کے لغوی معنی دوسرے کے ساتھ اُس کی مدد کرتے ہوئے یا اُس کی خبر گیری کرتے ہوئے مل جانے کے ہیں {تاج العروس} ۔اِس کے بعد شفاعۃ کے معنے سفارش

اِس لیے ہوگئے کہ اِس میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کی معاونت کیلیئے اُس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے اور اُس کے حق میں سفارش کرتا ہے {تاج العروس}۔ قرآنِ مجید میں ہے کہ :

قران:

وَجَآئَتۡ کُلُّ نَفۡسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِیۡدٌ (21/50)

ترجمہ: " اور ہر شخص (ہمارے حضور) حاضر ہوگا اور اُس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا۔"

{سورۃ ق سورہ نمبر 50 آیت نمبر 21}

یہ گواہ خود بخود گواہی دینا شروع نہیں کردیں گے بلکہ جسے اِجازت دی جائے گی، وہ گواہی دے گا، اِن گواہی دینے والوں کو شفیع (ساتھ کھڑے ہونے والے) کہا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے :

قران:

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ط (255/2)

ترجمہ: " کون ہے جو خُدا کی اِجازت کے بغیر اُس کے حضور کسی کے ساتھ کھڑا ہو سکے گا۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 255}

قران:

رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ نبا 37تا38

وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

اِس طرح کی آیات میں شفاعت کے معنے شہادت کے ہیں کیونکہ کسی کے حق میں سچّی گواہی دینا بھی اُس کی بہت بڑی مدد ہوتی ہے، یہ بات خُود قرآن نے بھی بیان کی ہے :

قران:

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (86/43)

ترجمہ:'' جنہیں یہ لوگ خُدا کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اِختیار نہیں رکھتے،اِس کا اختیار وہ رکھتا ہے جو حق کے ساتھ شہادت دیتا ہے۔''(سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43آیت نمبر 86)

آپ نے دیکھا کہ یہاں شفاعت کے معنی شہادت کے دیئے گئے ہیں۔باقی جہاں تک مجرموں کا کسی کی سفارش سے چھوٹ جانا یا کسی کی سفارش سے کسی کو وہ کچھ مل جانا جس کا وہ حقدار نہیں،قرآنِ کریم کی بنیادی تعلیم کے خلاف ہے۔ربّ تعالیٰ کا اِرشاد ہے :

قران:

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (123/48,2/2)

ترجمہ: ''اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا، اور نہ اُس سے کوئی سفارش (شفاعت) قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 48} {سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 123}

اِس کے برعکس مسند امام اعظم میں ہے کہ شفاعت کے ذریعے لوگوں کو جہنّم سے نکال لیا جائے گا۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

مقام محمود کا مطلب شفاعت ہے۔ جہنم سے جنت میں ٹرانسفر

حدیث

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا، میں مقام محمود سے مراد شفاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ان کے گناہوں کی سزا دے گا پھر ان کو محمد ﷺ کی شفاعت سے نکال لے گا، پھر ان کو ایک نہر پر لایا جائے گا جس کو الحیوان کہا جاتا ہے، وہ اس میں غسل کریں گے، پھر جنت میں داخل ہوں گے اس کے بعد جنت میں ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا، وہ اللہ تعالیٰ سے اس (کو دور کرنے) کا مطالبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ نام دور فرما دے گا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔25 صفحہ نمبر۔121، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

شفاعت سے جنت۔ جہنم سے جنت میں ٹرانسفر

حدیث

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جہنم سے اہل ایمان و قبلہ کے ایک گروہ کو محمد ﷺ کی شفاعت سے نکالے گا اور یہ وہی مقام محمود ہے، پھر ان کو ایک نہر پر لایا جائے گا جس کو الحیوان کہا جاتا ہے، وہ اس میں ڈالے جائیں گے جس سے وہ ایسے اگ آئیں گے جیسے چھوٹی ککڑیاں اگتی ہیں، پھر ان کو وہاں سے نکالا جائے گا، پھر جنت میں داخل ہوں گے اس کے بعد جنت میں ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا، وہ اللہ تعالیٰ سے اس (کو دور کرنے) کا مطالبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ نام دور فرمادے گا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔26 صفحہ نمبر۔123، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

جبریل کی سفارش سے جہنم سے جنت

حدیث

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا موحدین میں سے کوئی شخص جہنم میں باقی رہے گا؟ فرمایا ہاں، ایک آدمی ایسا ہو گا جو جہنم کی سب سے نچلی تہہ میں اللہ تعالیٰ کو ان دو ناموں " یاحنان یامنان" سے پکار رہا ہو گا، وہاں سے حضرت جبریل کا گزر ہو گا اور وہ

اس کی آواز سن لیں گے ،انہیں اس آواز پر تعجب ہو گا اور وہ کہیں گے کہ تعجب ہے جہنم سے ایسی آواز آرہی ہے، پھر ان سے رہا نہ جائے گا اور وہ عرش الٰہی کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے ،اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبریل! سر اٹھاؤ، وہ سر اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ اس کے باوجود کہ وہ ہر شے سے واقف ہے فرمائے گا تم نے کیا عجیب چیز دیکھی ہے ؟وہ عرض کریں گے :پروردگار میں نے جہنم کی سب سے نچلی تہہ سے ایک آواز سنی ہے جو آپ کو یاحنان یامنان کہہ کر پکار رہا ہے، مجھے اس آواز پر تعجب ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جبریل! مالک(داروغہ جہنم) کے پاس جاؤ اور اس کو کہو کہ اس بندے کو میرے پاس لے کر آئے، چنانچہ حضرت جبرل علیہ السلام جہنم کے دروازے پر پہنچ کر دستک دیں گے ،مالک نکلے گا، وہ اس سے کہیں گے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میرے اس فلاں بندے کو جہنم سے نکال لو جو یاحنان یامنان کہہ کر پکار رہا ہے ۔مالک یہ سن کر جہنم میں داخل ہو گا لیکن تلاش کے باوجود بندہ اسے نہیں ملے گا، حالانکہ مالک اہل جہنم کو اس سے بھی زیادہ پہچانتا ہے جتنا ماں اپنی اولاد کو پہچانتی ہے چنانچہ مالک حضرت جبریل سے کہے گا کہ جہنم کی آگ بہت بھڑک رہی ہے جس کی وجہ سے اب صورت حال یہ ہو گئی ہے کہ میں پتھر اور لوہے، لوہے اور آدمی میں فرق نہیں کر سکتا۔ جبریل یہ سن کر لوٹ جائیں گے اور عرش الٰہی کے سامنے پہنچ کر سجدہ کریں گے ،اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جبریل سر اٹھاؤ، میرے بندے کو کیوں نہیں لے کر آئے ؟وہ عرض کریں گے کہ اے پروردگار! مالک کہہ رہا ہے کہ جہنم کی آگ بہت بھڑک رہی ہے جس کی وجہ سے مجھے پتھر، لوہے اور آدمی میں امتیاز نہیں ہو رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مالک سے جا کر کہہ دو کہ میرا وہ بندہ جہنم کی فلاں تہہ فلاں پردے اور فلاں کونے میں پڑا ہوا ہے۔ جبریلؑ وہاں پہنچ کر مالک کو یہ سب کچھ بتائیں گے ،مالک جب مقررہ جگہ پر پہنچے گا تو اس شخص کو پھٹکار زدہ، دھتکارا ہوا، پیشانی کو پاؤں سے جکڑا ہوا اور ہاتھوں کو گردن سے بندھا ہوا پائے گا۔ اور اسے سانپ اور بچھو چمٹے ہوئے ہوں گے۔ مالک اسے ایک مرتبہ اپنی طرف کھینچے گا تو وہ سانپ اور بچھو گر جائیں گے ،دوبارہ کھینچنے پر اس کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں وغیرہ ٹوٹ جائیں گی پھر مالک اسے جہنم سے نکال لائے گا اور اسے نہر حیات میں غوطہ دلا کر جبریل کے حوالے کر دے گا۔ حضرت جبریلؑ اسے پیشانی سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے

روانہ ہوں گے، راستے میں فرشتوں کی جس جماعت پر بھی ان کا گزر ہوگا وہ یہی کہے گا کہ اس بندے پر افسوس ہے ۔ حضرت جبریل عرش الٰہی کے سامنے پہنچ کر سجدہ کریں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جبریل! سر اٹھاؤ، پھر اس بندے کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے کیا میں نے تجھ کو بہترین صورت میں پیدا نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تمہارے پاس اپنے پیغمبر کو نہیں بھیجا تھا؟ کیا اس پیغمبر نے تیرے سامنے میری کتاب کی تلاوت نہیں کی تھی؟ کیا اس نے تجھے اچھے کاموں کا حکم اور برے کاموں سے منع نہیں کیا تھا؟ وہ بندہ ان تمام باتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو تم نے فلاں فلاں کام کیوں کیے؟ وہ عرض کرے گا اے پروردگار! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا جس کی وجہ سے مجھے اتنی دیر جہنم میں رہنا پڑا لیکن اس دوران میں نے تجھ سے امید کا ناطہ نہ توڑا اور میں تجھے یاحنان یامنان کہہ کر پکارتا ہی رہا۔ اب تو نے اپنے فضل سے مجھے جہنم سے نکال ہی دیا ہے تو مجھ پر رحم بھی فرمادے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اس پر رحم فرمادیا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔28 صفحہ نمبر۔125، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

قاتلوں اور گناہ کبیرہ کرنے والوں کیلئے شفاعت ہوگی

حدیث

حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! قیامت کے دن کن لوگوں کیلئے شفاعت ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا: بڑے بڑے گناہ والوں اور خون بہانے والوں کیلئے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔29 صفحہ نمبر۔127، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔7

بلی کا جوٹھا پاک ہے

بلی کا جوٹھا پاک ہے

حدیث

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔44 صفحہ نمبر۔140، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

وضو

قرآن میں وضو کے متعلق فرمان خداوندی ہے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا
بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ
جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا
بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ
نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگرتم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

قرآن نے چند لفظوں میں جس بات کی وضاحت کر دی،آیئے مذہبی پیشوائیت کی طرف سے اس کی دلچسپ تفصیلات ملاحظہ کریں:

اعضائے وضو تین بار دھونا سنت ہے

حدیث

حضرت عبد خیر سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے وضو فرمایا،آپ نے تین دفعہ اپنی ہتھیلیوں کو دھویا، تین دفعہ کلی کی، تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا، تین دفعہ اپنے چہرے اور کلائیوں کو دھویا اور سر کا مسح کیا اور اپنے دونوں قدموں کو دھویا اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔49 صفحہ نمبر۔146، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔50 صفحہ نمبر۔147، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔51 صفحہ نمبر۔148، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

اعضائے وضو ایک بار دھونا سنت ہے

حدیث

حضرت ابن بریدہ کے والد روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔52 صفحہ نمبر۔151، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

ایڑیوں کیلئے جہنم کا عذاب

حدیث

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایڑھیوں کیلئے جہنم کا عذاب ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔53 صفحہ نمبر۔152، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

وضو کے بعد بچا ہوا پانی شرمگاہ پر چھڑکنا سنت ہے

حدیث

حضرت حکم یا ابن حکم کے والد روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا پھر (باقی ماندہ) پانی کو چلو لے کر اپنے اعضائے وضو (شرمگاہ) پر چھڑک لیا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔54 صفحہ نمبر۔153، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔9

موزوں پر مسح

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں سورۃ النساء کی آیت 43میں فرمایا :

قران:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43/4﴾

ترجمہ: ’’اے اِیمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کرلو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔‘‘

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

اور سورۃ المائدہ کی آیت 6 میں فرمایا:

’’اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو۔‘‘

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :اے ایمان والو!جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگرتم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃالمائدہ آیت نمبر 6)

قرآن میں پاؤں دھونے کا حکم ہے لیکن درج ذیل روایات میں موزوں پر مسح کا حکم دیا جارہاہے:

موزوں پر مسح درست ہے

حدیث

حضرت شریح سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا: میں موزوں پر مسح کروں؟ توآپ نے فرمایا: حضرت علیؓ سے پوچھیے، وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کرتے رہے ہیں۔ حضرت شریح کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے فرمایا: مسح کر لیا کرو۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔55 صفحہ نمبر۔154، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

حضور ﷺ نے موزوں پر مسح کیا

حدیث

حضرت ابن بریدہ کے والد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا، دونوں موزوں پر مسح فرمایا اور پانچ نمازیں ادا کیں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔56 صفحہ نمبر۔154، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔57 صفحہ نمبر۔155، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔58 صفحہ نمبر۔155، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔59 صفحہ نمبر۔156، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

(مسندامام اعظم، حدیث نمبر۔60صفحہ نمبر۔157،ناشر:شبیر برادرز،40اُردو بازار لاہور)

(مسندامام اعظم، حدیث نمبر۔61صفحہ نمبر۔158،ناشر:شبیر برادرز،40اُردو بازار لاہور)

(مسندامام اعظم، حدیث نمبر۔63صفحہ نمبر۔158،ناشر:شبیر برادرز،40اُردو بازار لاہور)

(مسندامام اعظم، حدیث نمبر۔64صفحہ نمبر۔160،ناشر:شبیر برادرز،40اُردو بازار لاہور)

(مسندامام اعظم، حدیث نمبر۔65صفحہ نمبر۔161،ناشر:شبیر برادرز،40اُردو بازار لاہور)

(مسندامام اعظم، حدیث نمبر۔66صفحہ نمبر۔161،ناشر:شبیر برادرز،40اُردو بازار لاہور)

(مسندامام اعظم، حدیث نمبر۔67صفحہ نمبر۔162،ناشر:شبیر برادرز،40اُردو بازار لاہور)

(مسندامام اعظم، حدیث نمبر۔68صفحہ نمبر۔163،ناشر:شبیر برادرز،40اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔10

شہوت پرستی

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا ہے: **وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ** {4/68} ترجمہ: ''بے شک آپ اخلاقِ اِنسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔'' {سورۃ القلم 68 آیت 4}۔ میاں بیوی کے جنسی تعلقات ان کا پرائیویٹ معاملہ ہوتا ہے جس کی تشہیر کوئی بھی پسند نہیں کرتا لیکن دشمنانِ رسول نے حضور ﷺ کی معطر و مطہر شخصیت داغدار ظاہر کرنے کیلئے کیا کیا ہرزہ سرائی کی ہے؟ ملاحظہ فرمائیں:

حضور ﷺ ایک رات میں دو بار صحبت فرماتے تھے

حدیث

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوتے وقت رات کے اول حصہ میں اپنی اہلیہ کے پاس آتے اور غسل نہ فرماتے، جب رات کے دوسرے حصہ میں اٹھتے تو دوبارہ (صحبت) فرماتے اور غسل ادا فرماتے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔167، صفحہ نمبر۔69، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

حضور ﷺ ایک رات میں دو بار صحبت فرماتے تھے

حدیث

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سوتے وقت رات کے اول حصہ میں اپنی اہلیہ کے پاس آتے اور غسل نہ فرماتے، جب رات کے دوسرے حصہ میں اٹھتے تو دوبارہ (صحبت) فرماتے اور غسل ادا فرماتے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔70 صفحہ نمبر۔168، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔11

نماز کے کپڑے

حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کے لباس سے منی کھرچتی تھیں اور آپ انہی کپڑوں میں نماز پڑھتے تھے

حدیث

حضرت ہمام سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عائشہؓ کا مہمان بنا تو حضرت عائشہؓ نے اس کی طرف ایک لحاف بھیجا اس نے رات کو وہ لحاف اوڑھ لیا، رات کو اسے احتلام ہو گیا، اس نے سارا لحاف ہی دھو ڈالا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اس آدمی نے اس سے کیا ارادہ کیا، اس کو کھرچ دینا ہی کافی تھا، میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے کھرچتی تھی پھر آپ اس کپڑے میں نماز ادا فرماتے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔78صفحہ نمبر۔176، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔12

محرم کے بغیر سفر

عورت محرم کے بغیر دو دن کا سفر نہ کرے

حدیث

حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز کے بعد طلوع فجر تک کوئی نماز نہیں اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔اور عید الضحیٰ اور عید الفطر کے دن روزہ نہ رکھا جائے، تین مساجد کے علاوہ کی طرف سفر نہ کیا جائے: مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔اور عورت اپنے محرم کے سوا دو دن کا سفر نہ کرے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔187، صفحہ نمبر۔89، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

اذان کی ابتدا

مذہبی پیشوائیت کا دعویٰ ہے کہ حضور ﷺ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی کا نزول ہوتا تھا جس کی مدد سے آپ قرآن کی تشریح فرماتے تھے، جیسے نماز کی رکعتیں وغیرہ، درج ذیل روایت سے پتا چلتا ہے کہ اذان کا اجرا صحابہؓ کے مشوروں پر کیا گیا، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا وحی میں مشورے کی گنجائش موجود ہوتی ہے؟:

صحابیؓ کو خواب میں اذان سکھائی گئی، حضور ﷺ نے اسی کو جاری فرمادیا

حدیث

حضرت ابن بریدہؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاری صحابیؓ کا نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے نبی کریم ﷺ کو غمگین پایا، ان صحابی کی یہ عادت تھی کہ جب بھی وہ کھانا کھاتے تو ان کے پاس ایک مجمع لگ جاتا۔ نبی اکرم ﷺ کو غمگین پا کر وہ بھی بغیر کھانا کھائے چلا گیا اور وہ مجمع بھی چلا گیا جو اس کے پاس ہوتا تھا، وہ انصاری صحابی مسجد میں آکر نماز پڑھنے لگا، وہ اسی حالت میں تھا کہ اسے اونگھ آگئی۔ خواب میں اس کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ تمہیں نبی کریم ﷺ کے غمگین ہونے کی وجہ معلوم ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو اس آدمی نے کہا در اصل آپ ﷺ اس اذان کے معاملے میں متفکر ہیں اس لئے ان کے پاس جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ بلال کو اذان کا حکم دیں، پھر اس نے حالت خواب میں اذان کے یہ کلمات سکھائے: اللہ اکبر اللہ اکبر (دو مرتبہ) اشھد ان لا الہ الا اللہ (دو مرتبہ) اشھد ان محمد الرسول اللہ (دو مرتبہ) حی علی الصلوٰۃ (دو مرتبہ) حی علی الفلاح (دو مرتبہ) اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔ اس کے

بعد اسے اقامت کے کلمات بھی سکھائے اور کہا کہ آخر میں یوں کہنا: قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ، اللہ اکبر اللہ اکبر
، لا الہ الا اللہ۔ یہ اذان و اقامت کے وہی کلمات ہیں جو آج تک رائج ہیں، جب وہ انصاری صحابی بیدار ہوئے تو نبی
اکرم ﷺ کے دروازے پر آکر بیٹھ گئے، اتفاقاً وہاں سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا گزر ہوا تو انصاری صحابی نے کہا کہ
میرے لیے بھی اجازت طلب کیجئے گا جبکہ خود حضرت صدیق اکبرؓ نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا چنانچہ انہوں نے نبی
کریم ﷺ کو اس سے مطلع فرما کر انصاری کیلئے اجازت طلب کی۔ انصاری صحابی نے اندر آکر خواب کا پورا واقعہ سنایا
، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابو بکرؓ نے بھی ایسی ہی بات بتائی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلالؓ کو اسی طرح
اذان کہنے کا حکم دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک انصاری صحابی کا نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے نبی
کریم ﷺ کو غمگیں پایا، ان صحابی کی یہ عادت تھی کہ جب بھی وہ کھانا کھاتے تو ان کے پاس ایک مجمع لگ جاتا۔ نبی
اکرم ﷺ کو غمگیں پاکر وہ بھی بغیر کھانا کھائے چلا گیا اور وہ مجمع بھی چلا گیا جو اس کے پاس ہوتا تھا، وہ انصاری صحابی
مسجد میں آکر نماز پڑھنے لگا، وہ اسی حالت میں تھا کہ اسے اونگھ آگئی۔ خواب میں اس کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ
تمہیں نبی کریم ﷺ کے غمگیں ہونے کی وجہ معلوم ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو اس آدمی نے کہا در اصل آپ ﷺ
اس اذان کے معاملے میں متفکر ہیں اس لئے ان کے پاس جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ بلال کو اذان کا حکم دیں، پھر اس
نے حالت خواب میں اذان کے یہ کلمات سکھائے: اللہ اکبر اللہ اکبر (دو مرتبہ) اشھد ان لا الہ الا اللہ (دو مرتبہ) اشھد ان
محمد الرسول اللہ (دو مرتبہ) حی علی الصلوٰۃ (دو مرتبہ) حی علی الفلاح (دو مرتبہ) اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔ اس کے
بعد اسے اقامت کے کلمات بھی سکھائے اور کہا کہ آخر میں یوں کہنا: قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ، اللہ اکبر اللہ اکبر
، لا الہ الا اللہ۔ یہ اذان و اقامت کے وہی کلمات ہیں جو آج تک رائج ہیں، جب وہ انصاری صحابی بیدار ہوئے تو نبی
اکرم ﷺ کے دروازے پر آکر بیٹھ گئے، اتفاقاً وہاں سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا گزر ہوا تو انصاری صحابی نے کہا کہ
میرے لیے بھی اجازت طلب کیجئے گا جبکہ خود حضرت صدیق اکبرؓ نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا چنانچہ انہوں نے نبی

کریم ﷺ کو اس سے مطلع فرما کر انصاری کیلئے اجازت طلب کی۔ انصاری صحابی نے اندر آکر خواب کا پورا واقعہ سنایا ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابو بکرؓ نے بھی ایسی ہی بات بتائی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلالؓ کو اسی طرح اذان کہنے کا حکم دیا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔90 صفحہ نمبر۔191، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔14

گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان

ارشاد باری تعالٰی ہے:

قران:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو اللہ سے ڈرو، اس کی سزا بہت سخت ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔2)

کسی غریب آدمی کی گمشدہ چیز کو تلاش کرنے میں اس کی مدد کرنا نیکی کا کام ہے، دوسری طرف اللہ کا حکم یہ ہو کہ نیکی کے کام میں ایک دوسرے سے تعاون کرو تو یہ کیسے ممکن ہے کہ صاحب قرآن اللہ کے اس حکم کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوں گے؟ لیکن دشمنان رسول نے حضور ﷺ سے ایسی روایتیں منسوب کر رکھی ہیں جن میں آپ ﷺ کو قرآن کی مخالفت کرتے ہوئے پیش کیا گیا ہے، ملاحظہ کیجئے:

گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا منع ہے، حضور ﷺ کی بددعا کہ نہ ملے

حدیث

حضرت ابن بریدہؓ کے والد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں اپنے گمشدہ اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تو اس کو نہ ہی پائے۔ ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں اپنے گمشدہ اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تو اس کو نہ ہی پائے۔ کیونکہ یہ مساجد اسی مقصد کیلئے ہیں جس کیلئے بنائی گئی ہیں۔ ایک روایت میں ہے: ایک شخص نے اپنا سر مسجد میں داخل کرتے ہوئے کہا: مجھے میرے سرخ اونٹ کے بارے میں کون بتائے گا؟ تو آپ نے فرمایا: تو اسے نہ ہی پائے کیونکہ یہ مساجد اسی مقصد کیلئے ہیں جس کیلئے بنائی گئی ہیں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔93 صفحہ نمبر۔196، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔15

جمعہ

کائنات کی ہر چیز ہر وقت اللہ کے علم و نظر میں ہوتی ہے،وہ ہر جگہ موجود ہے اور وہ علیم ہے،قرآن میں ہے:

قران:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

کیا تم کو خبر نہیں ہے کہ زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کا اللہ کو علم ہے؟ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہو اور ان کے درمیان چوتھا اللہ نہ ہو، یا پانچ آدمیوں میں سرگوشی ہو اور ان کے اندر چھٹا اللہ نہ ہو خفیہ بات کرنے والا خواہ اِس سے کم ہوں یا زیادہ، جہاں کہیں بھی وہ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے پھر قیامت کے روز وہ ان کو بتا دے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے

(سورۃ المجادلہ 58،آیت نمبر۔7)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قران:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ط اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ

اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیئے کہ میرے احکام کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔"

(سورۃ البقرہ 2 آیت 186)

قران:

قُلۡ اِنۡ ضَلَلۡتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰی نَفۡسِیۡ ج وَاِنِ اهۡتَدَیۡتُ فَبِمَا یُوۡحِیۡۤ اِلَیَّ رَبِّیۡ ط اِنَّهٗ سَمِیۡعٌ قَرِیۡبٌ

آپ فرما دیں اگر میں بہکا ہوں تو اس کے سوا نہیں کہ اپنے نقصان کو بہکا ہوں ، اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس کی بدولت کہ میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے بیشک وہ سننے والا قریب ہے۔"

(سورۃ السبا 34 آیت 50)

قران:

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ صلے ج وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ ہ

اور تحقیق ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسے گزرتے ہیں اس کے جی میں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی قریب ہیں۔

(سورة ق 50آیت 16)

قرآن:

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡكُمۡ وَلٰكِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ

" اور ہم تم سے بھی زیادہ اس سے قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے۔"

(سورة الواقعہ 56آیت85)

قرآن:

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ شَهِيۡد

اور اللہ ہر شے پر شاہد(نگران)ہے۔

{سورة المجادلہ 58آیت 6}

قرآن:

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ شَهِيۡد

اور اللہ ہر شے پر شاہد(نگران)ہے۔

{سورة البروج 85آیت 9}

قرآن:

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيۡد

اور بے شک وہ اس پر گواہ ہے۔

{سورۃ العادیات 100آیت 7}

قرآن کا موقف بالکل واضح ہے کہ اللہ ہر وقت ہر جگہ موجود ہے، وہ تمہارے قریب ہے اور تمہیں دیکھ رہا ہے جبکہ روایات میں خدا کا تصور یہ ہے کہ سات آسمانوں کے اوپر ایک سمندر ہے جس میں آٹھ بکرے کھڑے ہیں ، ان بکروں کے اوپر ایک تخت رکھا ہوا ہے اور اس تخت کے اوپر اللہ بیٹھا ہوا ہے {بحوالہ: سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1296صفحہ نمبر 476، انٹرنیشنل نمبر۔ 4723} جہاں سے وہ جمعے کے جمعے اپنی مخلوق پر نظر کرتا رہتا ہے، ملاحظہ کیجئے:

اللہ جمعہ کے دن اپنی مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے

حدیث

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جمعہ کی رات کو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف تین مرتبہ (خصوصی) نظر فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بخش دیتا ہے جس نے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔144صفحہ نمبر۔252، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔16

جمعہ کے دن فوت ہونے سے عذاب قبر سے حفاظت

سابقہ ابواب میں اس بات کی وضاحت قرآنی دلائل کے ساتھ کی جاچکی ہے کہ مرنے کے بعد انسان کے ساتھ جو بھی سلوک کیا جائے گا اس کی بنیاد انسانی اعمال پر ہو گی۔ کسی خاص دن یا مہینے میں مرنا نتائج پر اثر انداز نہیں ہو گا لیکن قرآن کے اس اعلان کے باوجود واضعین کی جرأت ملاحظہ فرمائیں:

جمعہ کے دن فوت ہونے کی وجہ سے عذاب قبر سے حفاظت ہو جاتی ہے

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کی رات کو فوت ہونے والا شخص عذاب قبر سے بچایا جاتا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔145 صفحہ نمبر۔252، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

نماز

کل نمازیں چھے ہیں

حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نماز زیادہ دی ہے اور وہ (نماز) وتر ہے۔ ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہیں فرائض دیئے ہیں اور وتر (کی نماز) زیادہ کی۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر نماز وتر کو زیادہ فرمایا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ فرمائی اور وہ وتر ہے، پس تم اس کی حفاظت کرو۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔153 صفحہ نمبر۔263، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

وتر سنت نماز ہے

حدیث

حضرت عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا: کیا نماز وتر حق ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: فرض نماز کی طرح تو نہیں لیکن یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، کسی شخص کیلئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اسے چھوڑے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔154 صفحہ نمبر۔264، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

وتر تین ہیں

حدیث

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے، پہلی رکعت میں فاتحہ اور سبح اسم ربک الاعلی، دوسری رکعت میں فاتحہ اور قل یاایھاالکفرون، تیسری رکعت میں فاتحہ اور قل ھواللہ احد تلاوت فرماتے۔ ایک روایت میں ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں فاتحہ اور سبح اسم ربک الاعلی، دوسری رکعت میں فاتحہ اور قل یاایھاالکفرون، تیسری رکعت میں فاتحہ اور قل ھواللہ احد تلاوت فرماتے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعات ادا فرماتے تھے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔155 صفحہ نمبر۔265، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔156 صفحہ نمبر۔266، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

امام بھول جائے تو عورتیں تصفیق کریں

حدیث

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں یہ طریقہ بیان فرمایا کہ مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تصفیق کریں، جب نماز میں کوئی معاملہ پیش آجائے (اور امام کو مطلع کرنا مطلوب ہو)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔164 صفحہ نمبر۔280، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

قبر میں سوال جواب

قرآن میں ہے کہ جب جان نکالنے والے فرشتے آئیں گے تو وہ ایک سوال کریں گے کہ "وہ سب کہاں ہیں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے" لیکن اس کے بر عکس مسند امام اعظم میں بیان کئے گئے سوالات اس سے یکسر مختلف ہیں:

قران:

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ

اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ان لوگوں کو ان کی قسمت کا لکھا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ہمارے نمائندے فرشتے مدّت حیات پوری کرنے کے لئے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ وہ سب کہاں ہیں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے وہ لوگ کہیں گے کہ وہ سب تو گم ہو گئے اور اس طرح اپنے خلاف خود بھی گواہی دیں گے کہ وہ لوگ کافر تھے

(سورۃ الاعراف 7،آیت نمبر۔37)

قبر میں سوال جواب

حدیث

حضرت سعد بن عبادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی مومن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے، وہ فرشتہ اس کو بٹھا دیتا ہے، تب وہ پوچھتا ہے: تمہارا رب کون ہے؟ (مومن) کہتا ہے: اللہ (میرا رب ہے) فرشتہ سوال کرتا ہے: تمہارا نبی کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: محمد ﷺ (میرے نبی ہیں) پھر وہ پوچھتا ہے: تمہارا دین کون سا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: اسلام۔ پھر اس کو اس کی قبر میں وسعت دی جاتی ہے اور اسے اس کے جنت میں ٹھکانے کا نظارا کرایا جاتا ہے۔ اگر میت کافر ہو تو فرشتہ اسے اٹھا کر بٹھا دیتا ہے اور اس سے سوال کرتا ہے کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ پریشانی میں جواب دیتا ہے کہ افسوس مجھے اس کا علم نہیں۔ فرشتہ پوچھتا ہے کہ تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ افسوس میں نہیں جانتا۔ فرشتہ پوچھتا ہے کہ تیرا دین کون سا ہے؟ وہ پریشان کن صورت میں جواب دیتا ہے کہ مجھے اس کا بھی علم نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے اور اسے اس کا جہنم میں ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ پھر فرشتہ اسے ایک کاری ضرب لگاتا ہے جس کی آواز جن وانس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے۔ بعد ازاں نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا و آخرت کی زندگی میں حق بات کہنے پر ثابت قدم رکھتا ہے، اللہ ظالمین کو اپنی رحمت سے محروم کرتا ہے اور وہ جو چاہے کرتا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔193 صفحہ نمبر۔321، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

روزہ

حضور ﷺ نے پچھنے لگوانے کو بیماریوں سے بچنے کا علاج قرار دیا ہے اور اسے افضل دواؤں میں سے ایک دوا فرمایا ہے (صحیح مسلم، حدیث نمبر 4039) ، لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے اس کی مزدوری کو رنڈی فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت کی مثل ٹھہرایا ہے جو کہ ایک حیران کن بات ہے۔ایک جگہ فرمایا کہ پچھنے لگانے یا لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے (سنن ترمذی، حدیث نمبر: 774) قارئین کرام! بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ مسلمان اس وقت ورطہ حیرت میں ڈوب جاتے ہیں جب انہی روایات میں حضور ﷺ خود پچھنے لگواتے اور پھر اس کی مزدوری دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔(العیاذ باللہ)

صحیح مسلم میں پچھنے لگانے کی اجرت کو بری کمائی قرار دیا گیا ہے:

پچھنے لگانے کی مزدوری لینا بری کمائی ہے

حدیث

وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ ، قَالَ : سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ، يُحَدِّثُ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : " شَرُّ الْكَسْبِ : مَهْرُ الْبَغِيِّ ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ ".

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”بری کمائی ہے رنڈی فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور پچھنے لگانے والے کی مزدوری۔“

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 4011)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 4012)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر 4013)

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث نمبر: 4014)

پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا کوئی روزہ نہیں۔

حدیث

” حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ توڑ لیا۔“

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 595 صفحہ نمبر 232}

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 597 صفحہ نمبر 232}

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 598 صفحہ نمبر 233}

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الصیام حدیث نمبر 599 صفحہ نمبر 233}

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے اور اس کی اجرت دی

حدیث

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قاحہ میں پچھنا لگوایا جبکہ وہ روزے کی حالت میں تھے۔ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قاحہ میں پچھنا لگوایا جبکہ وہ احرام کی حالت میں اور روزہ دار تھے ۔ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پچھنا لگوایا اور حجام کو اس کی اجرت دی، اگر یہ اجرت منع ہوتی تو آپ ہر گز یہ عطا نہ کرتے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔338، صفحہ نمبر۔206، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

حضور ﷺ نے حالت احرام میں روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے اور اس کی اجرت دی

حدیث

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنا لگوایا جبکہ وہ روزے کی حالت میں تھے اور ایک روایت میں ہے: حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ مجھ کو ابن شہابؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنا لگوایا جبکہ وہ روزے کی حالت میں تھے اور حضرت انسؓ کا ذکر نہیں کیا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔340، صفحہ نمبر۔208، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

حضور ﷺ نے حالت احرام میں پچھنا لگوایا

حدیث

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں پچھنا لگوایا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔240 صفحہ نمبر۔369، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

حضور ﷺ حالت جنابت میں ہوتے ہوئے اپنا روزہ پورا کرتے

حدیث

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بغیر احتلام کے حالت جنابت میں ہوتے پھر اپنے روزے کو پورا فرماتے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔209 صفحہ نمبر۔340، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

جبکہ ایک حدیث میں ہے کہ:

کوئی جنابت کی حالت میں صبح کرے تو روزہ توڑ دے

حدیث

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: "لَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، مَا أَنَا قُلْتُ: مَنْ أَصْبَحَ وَهُوَ جُنُبٌ فَلْيُفْطِرْ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ".

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رب کعبہ کی قسم! یہ بات کہ کوئی جنابت کی حالت میں صبح کرے تو روزہ توڑ دے، میں نے نہیں کہی بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی ہے۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔1702)

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

قران:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿187/2﴾

ترجمہ: ''تمہارے لئے حلال کر دیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کیلیئے لباس ہو، اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سو اُس نے تمہیں معاف کر دیا اور تم سے در گزر کی، پس اب تمہیں اُن سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اِجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو''۔

{سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 187}

لیکن مسند امام اعظم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر الزام لگایا جا رہا ہے کہ آپؐ (نعوذ باللہ) روزے کی حالت میں اپنی بیویوں کے بوسے لیا کرتے تھے۔ پوری حدیث ملاحظہ کیجیے:

حضور ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ دیتے تھے

حدیث

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں انہیں بوسہ دیتے تھے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔212 صفحہ نمبر۔342، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

حضور ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ دیتے تھے

حدیث

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت روزہ میں بوسہ لیتے تھے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔213 صفحہ نمبر۔343، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔20

نذر

قرآنِ مجید میں ہے کہ :

قران:

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا (7/76)

ترجمہ: " (مومن وہ ہیں جو) اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہو گی۔"

{سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7}

حج کے سلسلے میں ایک جگہ فرمایا :

قران:

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (29/22)

ترجمہ: " پھر چاہیے کہ اپنا میل کچیل دور کریں، اور اپنی نذریں (مَنّتیں) پوری کریں، اور قدیم گھر (بیت اللہ) کا طواف کریں۔"

{سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 29}

قرآن:

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (270/2)

ترجمہ: " اور جو تم خرچ کرو گے کوئی خیرات، یا تم کوئی نذر مانو گے، تو بے شک اللہ اسے جانتا ہے اور ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 270}

قرآن:

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ج فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا لا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا (26/19)

ترجمہ: " تو کھا اور پی اور آنکھیں ٹھنڈی کر، پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دے کہ میں نے رحمٰن کیلئے روزہ کی نذر مانی ہے، پس آج ہر گز کسی آدمی سے کلام نہ کروں گی۔"

{سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 26}

قرآن:

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ج اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (35/3)

ترجمہ: ’’ جب عمران کی بی بی نے کہااے میرے ربّ! جو میرے پیٹ میں ہے، میں نے تیری نذر کیا(سب سے)آزاد رکھ کر، سو تو مجھ سے قبول کرلے، بے شک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔‘‘

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 35}

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ نذر یا منّت ماننا کوئی گناہ کی بات نہیں بلکہ فرمایا کہ مومن وہ ہیں جو اپنی نذریں پوری کرتے ہیں درج ذیل حدیث قرآن کی تائید کرتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

نذر پوری کرو

حدیث

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: میں نے مسجد حرام میں زمانہ جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی، جب میں اسلام لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے میں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اپنی نذر کو پورا کرو۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔219 صفحہ نمبر۔348، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

دوسرے مقام پر نذر کی نفی کرتے ہوئے کیا کہا جا رہا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

نذر کچھ نہیں سوائے اس کے کہ اس سے بخیل کا مال نکلوا دیا جاتا ہے

حدیث

” عبداللہ بن مرّہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا کہ یہ کسی چیز کو روک نہیں سکتی ہاں اتنا ہے کہ اس کے ذریعے بخیل کا مال نکلوا دیا جاتا ہے۔“

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الایمان والنذور حدیث نمبر 1597 صفحہ نمبر 621)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الایمان والنذور حدیث نمبر 1596 صفحہ نمبر 621)

اب یہ بات مذہبی پیشوائیت کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ کس روایت کو درست قرار دیتے ہیں۔

باب نمبر۔21

حج

بہترین حج عج اور ثج ہے

حدیث

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین حج ''عج'' اور ''ثج'' ہے عج سے مراد تو بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور ثج سے مراد جانور ذبح کرنا ہے، بعض نے کہا کہ اس سے مراد ''خون بہانا'' ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ثج سے مراد قربانی کے جانور کو ذبح کرنا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔222 صفحہ نمبر۔352، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

محرم خوشبو لگائے یا نہیں، اختلاف

حدیث

حضرت ابراہیم بن منتشر کے والد روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے محرم کے خوشبو استعمال کرنے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: میں اس حال میں صبح کروں کہ تارکول کی مجھ سے بو آئے اس سے بہتر یہ ہے کہ صبح کرتے وقت مجھ سے میک کی خوشبو اٹھے۔ بعد ازاں میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس آیا اور ان کو یہ ذکر کیا تو

آپ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو خود خوشبو لگائی، آپ ﷺ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے پھر صبح کے وقت محرم بنے۔ایک روایت میں ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی پھر آپ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے اور احرام کی حالت میں صبح فرماتے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔227 صفحہ نمبر۔358، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔22

گدھا حلال ہے

گدھا حلال ہے

حدیث

حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کے ساتھ نکلا، میرے علاوہ اس وقت وہاں کوئی غیر محرم نہیں تھا تبھی میں نے جنگلی گدھا دیکھا، میں تیزی سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنا چابک پکڑنا بھول گیا، میں نے اصحاب رسول ﷺ کو چابک پکڑانے کا بولا تو انہوں نے انکار کر دیا، پس میں اترا، چابک پکڑا اور گور خر کی طلب میں نکلا حتیٰ کہ میں نے ایک کا شکار کر لیا اور میں نے بھی اسے کھایا اور میرے ساتھیوں نے بھی۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔237صفحہ نمبر۔367، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

حالت احرام میں نکاح

حضور ﷺ نے حالت احرام میں نکاح کیا

حدیث

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت میمونہ بنت حارث سے احرام کی حالت میں نکاح فرمایا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔239 صفحہ نمبر۔369، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

جبکہ صحاح ستہ کی دیگر کتب میں کیا لکھا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

محرم اپنا یا کسی کا نکاح نہ کرے اور نہ خطبہ دے

حدیث

حدثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ: فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَحْضُرُ ذَلِكَ، وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ، فقَالَ أَبَانُ، سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكَحُ، ولَا يَخْطُبُ".

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ خطبہ دے۔'' (یعنی پیغام نکاح بھی نہ دے)۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3446)

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3447)

محرم اپنا یا کسی کا نکاح نہ کرے، نہ منگنی کا پیغام دے اور نہ خطبہ دے

حدیث

وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، حدثنا عَبْدُ الْأَعْلَى . ح وحَدَّثَنِي أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَا جَمِيعًا: حدثنا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكَحُ، ولَا يَخْطُبُ".

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ نہ محرم خود نکاح کرے، نہ کسی کا کروائے اور نہ منگنی کا پیغام دے۔''

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3448)

محرم نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ کرا سکتا ہے

حدیث

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيل ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ، فَبَعَثَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ بِمَكَّةَ، فَأَتَيْتُهُ،

فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ يُرِيدُ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَأَحَبَّ أَنْ يُشْهِدَكَ ذَلِكَ، قَالَ: لَا أُرَاهُ إِلَّا أَعْرَابِيًّا جَافِيًا، إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ أَوْ كَمَا قَالَ: ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ. وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي رَافِعٍ، وَمَيْمُونَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَابْنُ عُمَرَ، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ، وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاق لَا يَرَوْنَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ، قَالُوا: فَإِنْ نَكَحَ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ.

نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ ابن معمر نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی چاہی، تو انہوں نے مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا، وہ مکہ میں امیر حج تھے۔میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا: آپ کے بھائی اپنے بیٹے کی شادی کرنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کو اس پر گواہ بنائیں، تو انہوں نے کہا: میں انہیں ایک گنوار اعرابی سمجھتا ہوں، محرم نہ خود نکاح کر سکتا اور نہ کسی کا نکاح کرا سکتا ہے - «أو کما قال» - پھر انہوں نے (اپنے والد) عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اسی کے مثل بیان کیا، وہ اسے مرفوع روایت کر رہے تھے۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 840)

حضور ﷺ کا حکم کہ حالت احرام میں نکاح نہ کرو نہ کراؤ اور نہ پیغام دو

حدیث

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ ".

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''محرم نہ تو اپنا نکاح کرے، اور نہ دوسرے کا نکاح کرائے، اور نہ ہی شادی کا پیغام دے''۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔1966)

محرم نہ نکاح کرے اور نہ کروائے۔

حدیث

'' عمر بن عبید اللہ نے ابان بن عثمان بن عفان کیلئے یہ پوچھتے ہوئے پیغام بھیجا اور ابان ان دنوں حاجیوں کے امیر تھے اور وہ دونوں احرام باندھے ہوئے تھے کہ میں طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے نکاح کر دینے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں شمولیت فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ نکاح کرے اور نہ نکاح کروائے۔''

{سنن ابو دائود جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 77 صفحہ نمبر 43}

محرم نکاح کا پیغام بھی نہ دے۔

حدیث

'' حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اسی طرح ذکر کرتے ہوئے یہ بھی کہا اور پیغام نکاح بھی نہ دے۔''

{سنن ابو دائود جلد دوم کتاب الحج حدیث نمبر 78 صفحہ نمبر 44}

باب نمبر۔24

عورت

نیلی آنکھوں والی عورت سے شادی نہ کرنا، موٹے جسم والی عورت سے شادی نہ کرنا، لمبی عورت سے شادی نہ کرنا، پتلی عورت سے شادی نہ کرنا، عمر رسیدہ عورت سے شادی نہ کرنا، چھوٹے قد والی عورت سے شادی نہ کرنا اور بد شکل عورت سے بھی شادی نہ کرنا۔

حدیث

حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کیے پاس آئے، آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم نے شادی کی ہوئی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا کہ اپنی مثل پاک دامن عورت تلاش کریں اور پانچ عورتوں سے ہر گز نکاح نہ کرنا۔ عرض کی وہ کون سی ہیں؟ فرمایا کہ شہبرہ،، نہبرہ، لہبرہ، ہبدرہ اور لفوت۔ حضرت زیدؓ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں ان میں سے کسی کو بھی نہیں پہچانتا جو آپ نے بیان فرمائی ہیں۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں پہچانتے شہبرہ سے مراد نیلی آنکھوں والی اور موٹے جسم والی عورت ہے، نہبرہ سے مراد لمبی اور پتلی عورت ہے، لہبرہ سے مراد عمر رسیدہ اور شہوانی جذبات سے خالی عورت ہے، ہبدرہ سے مراد پست قد اور بد شکل عورت ہے اور لفوت

سے مراد دوسرے شوہر سے بچہ لانے والی عورت ہے۔ حضرت امام شیبانی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی وجہ سے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ دیر تک مسکراتے رہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔260 صفحہ نمبر۔396، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

نحوست

نحس عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب نامبارک، ناخوشگوار واقعہ، کسی بھی قسم کی مصیبت وغیرہ ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ فلاں دِن، ساعت، مکان، عورت یا کوئی چیز منحوس ہے۔ یہ عقیدہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے اور توہم پرستی ہے۔ دِن اور ساعتیں سب خُدا کی پیدا کردہ ہیں، یہ بذاتِ خود نہ منحوس ہیں اور نہ سعید۔ بلکہ اِن کا منحوس یا سعید ہونا ہمارے اپنے کاموں پر منحصر ہے۔ مثال کے طور پر ایک طالبعلم سارا سال محنت ہی نہیں کرتا لیکن جب نتیجے والے دن فیل ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ دن ہی نحس تھا اِس لیے میں فیل ہو گیا، جبکہ وہ طالبعلم دِن کی نحوست کی وجہ سے فیل نہیں ہوا بلکہ خود اپنے اَعمال کی وجہ سے فیل ہوا۔ جن طالبعلموں کے اَعمال (اپنے کورس میں محنت) اچھے تھے وہ تو اُس دن پاس ہو گئے۔ قرآن نے اِس عقیدے کی وضاحت کچھ یوں کی ہے :

قرآن:

فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ ‌ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ ‌ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓـئِرُهُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ (131/7)

ترجمہ: ’’ سوجب اِن پر خوشحالی آجاتی ہے تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے اور اگر اِن کو کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے، یاد رکھو اِن پر نحوست اللہ کے قانون (مکافاتِ عمل) کے مطابق آتی ہے لیکن اِن کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔‘‘

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 131}

اصحابِ قریہ یعنی ''بستی والوں'' نے رسولوں سے کہا :

قران:

قَالُوْۤا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (18/36)

ترجمہ: '' وہ کہنے لگے ہم نے منحوس پایا تمہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور تمہیں ہم سے دردناک عذاب ضرور پہنچے گا۔''

{سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 18}

اِس پر رسولوں نے جواب دیا :

قران:

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ (19/36)

ترجمہ: '' اُنہوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا تم (اس کو نحوست سمجھتے ہو) کہ تم سمجھائے گئے ہو، بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔''

{سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 19}

سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 19 میں ہے کہ قومِ عاد پر یومِ نحس یعنی ناخوشگوار دِن کو عذاب آیا لیکن اِس سے پچھلی آیت میں اللہ نے واضح فرمادیا کہ یہ عذاب اُس دن کی نحوست کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کے قوانین کو جھٹلانے کی وجہ سے

آیا تھا، چنانچہ فرمایا :

قرآن:

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۞ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ

(19-18/54)

ترجمہ: ” عاد نے جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا بے شک ہم نے نحوست کے دن میں اُن پر تُند و تیز ہوا بھیجی (جو) چلتی ہی گئی۔“

{سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 18 تا 19}

نیز دیکھیے سورۃ حٰم السجدہ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 15 تا 16

قرآن کی اِس وضاحت کے باوجود مسند امام اعظم میں لکھا ہے کہ :

نحوست گھر، گھوڑے اور عورت میں ہے

حدیث

حضرت ابن بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کے پاس نحوست کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: کہ گھر گھوڑے اور عورت میں نحوست موجود ہے، گھر کی نحوست اس کا تنگ ہونا اور برے ہمسائے ہیں، گھوڑے کی نحوست اس کا سرکش ہونا ہے اور عورت کی نحوست اس کا بانجھ پن ہے۔ حضرت حسن بن سفیانؒ نے یہ زیادہ کیا کہ عورت کی نحوست اس کی بداخلاقی اور بانجھ پن ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی ہے تو گھر گھوڑے اور عورت

میں ہے، گھر کی نحوست اس کی تنگی، عورت کی نحوست اس کی بد خلقی اور بانجھ ہونا اور گھوڑے کی نحوست اس کا سر کش ہونا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔262 صفحہ نمبر۔398، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔26

وظیفۂ زوجیت کا اسلامی سٹائل

ایک عورت کی شکایت کہ میرا شوہر کروٹ کے بل اور سامنے سے جماع کرتا ہے

حدیث

حماد عن ابی حنیفة عن ابی الھیثم عن یوسف بن ماھك عن حفصة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم ان امراة اتتها فقالت ان زوجی یاتینی مجنبة و مستقبلة فکرهته فبلغ ذلك الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال لا باس اذا کان فی صمام واحد

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت حفصہؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت ان کے پاس آئی اور عرض کی: میرا شوہر میرے پاس کروٹ کے بل اور سامنے کی طرف سے آتا ہے اور مجھے یہ اچھا نہیں لگتا۔ نبی کریم ﷺ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: جب ایک ہی سوراخ (قبل) میں ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔277 صفحہ نمبر۔412، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

حاملہ عورت سے صحبت کرنا منع ہے

حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاملہ عورتوں سے صحبت کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک وضع حمل نہ ہو جائے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔282 صفحہ نمبر۔418، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

رجم

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زِنا کے مرتکب مرد وعورت کی سزا سو سو کوڑے مقرر کی ہے۔زانی اور زانیہ کنوارے ہوں یا رنڈوے، شادی شدہ ہوں یا طلاق یافتہ اللہ نے اِس کی کوئی تخصیص نہیں کی۔اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَأْخُذْ كُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ:"زناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھائو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر اِیمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت"۔(سورۃ نور 24 آیت 2)

لیکن حریفانِ قرآن، اللہ تعالیٰ کے اِس قانون کو ماننے کیلیئے تیار نہیں، اِن کا کہنا ہے کہ اگر شادی شدہ مرد وعورت زِنا کا اِرتکاب کریں تو اُن کی سزا رجم ہے۔اِس بات کو سچا ثابت کرنے کیلیئے مختلف روایات وضع کی گئیں اور اُنہیں مقدس ہستیوں سے منسوب کر دیا گیا۔ملاحظہ کیجیے :

رجم

حدیث

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔281 صفحہ نمبر۔414، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

حضور ﷺ نے رجم کیا

حدیث

حضرت ابن بریدہؓ کے والد ماجد بیان کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالکؓ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اس بندے نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے، آپ اس پر حد مقرر فرمائیں، آپ نے نظر انداز کیا، وہ دوبارہ آئے، آپ نے دوبارہ نظر انداز فرمایا، پھر وہ تیسری مرتبہ آئے تو آپ نے نظر انداز کیا، جب وہ چوتھی مرتبہ آئے اور زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اس کی عقل جاتی تو نہیں رہی؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں، اس کی عقل سالم ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر اسے لے جا کر رجم کر دو۔ حضرت ماعز بن مالک اسلمی کو لے جایا گیا، جب ان کی روح نکلنے میں دیر لگی تو وہ ایک جگہ سے پتھریلے مقام کی طرف منتقل ہوئے اور وہاں ٹھہرے، مسلمان ان کے پاس آئے اور وہاں ان کو رجم کر کے مار دیا، جب اس کی خبر نبی کریم ﷺ کو ملی تو آپ نے فرمایا: کہ (جب وہ بھاگ گئے تھے تو) تم نے ان کو چھوڑ کیوں نہ دیا؟ بہر حال لوگوں نے حضرت ماعز کے بارے میں مختلف بات کہی۔ ایک نے کہا کہ اس ماعز نے خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا ہے، دوسرے نے کہا کہ مجھے اس کی توبہ کی امید ہے، جب اس کی خبر نبی کریم ﷺ کو

ہوئی توآپ نے فرمایا کہ ماعزبن مالک اسلمی نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کثیر تعداد میں لوگ توبہ کریں توان سے قبول ہو جائے، جب اس کی خبر ان کے قبیلہ کو پہنچی توانہوں نے اس میں اجر وثواب کی لالچ کی، انہوں نے ان کے جسم کی بابت سوال کیا کہ اب ان کے جسم کے ساتھ کیا کیا جائے ؟آپ نے فرمایا: جیسے تم وفات شدگان کے ساتھ کرتے ہو، یعنی کفن ، نماز جنازہ اور تدفین۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ کے اصحاب اسے لے جاکر نماز جنازہ ادا کرنے لگے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ماعزبن مالک ؓ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اس بندے نے زناکا ارتکاب کرلیا ہے، آپ اس پر حد مقرر فرمائیں، آپ نے نظرانداز کیا، وہ دوبارہ آئے، آپ نے دوبارہ نظرانداز فرمایا ، پھر وہ تیسری مرتبہ آئے توآپ نے نظرانداز کیا، جب وہ چوتھی مرتبہ آئے اور زناکا اقرار کیا توآپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اس کی عقل جاتی تونہیں رہی ؟انہوں نے عرض کی کہ نہیں، اس کی عقل سالم ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر اسے کم پتھر والے مقام پر لے جاکر رجم کردو۔ حضرت ماعزبن مالک اسلمی کو لے جایا گیا، جب ان کی روح نکلنے میں دیر لگی تووہ ایک جگہ سے پتھریلے مقام کی طرف منتقل ہوئے اور وہاں ٹھہرے، مسلمان ان کے پاس آئے اور وہاں ان کو رجم کر کے ماردیا، جب اس کی خبر نبی کریم ﷺ کو ملی توآپ نے فرمایا: کہ (جب وہ بھاگ گئے تھے تو) تم نے ان کو چھوڑ کیوں نہ دیا؟ پھر حضرت ماعزبن مالک اسلمی کے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے ان کی تدفین اور نماز جنازہ کی بابت اجازت مانگی، آپ نے اجازت دی اور فرمایا کہ ماعزبن اسلمی نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کثیر تعداد میں لوگ توبہ کریں توان سے قبول ہوجائے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت ماعزبن مالک اسلمی کو رجم کرنے کا حکم دیا تو وہ ایک کم پتھر والے مقام پر جاکر کھڑے ہوگئے، جب ان کی جان نکلنے میں تاخیر ہوئی تووہ زیادہ پتھریلے مقام پر چلے گئے، لوگوں نے ان کا پیچھا کی اور رجم کردیا، جب اس کی خبر نبی کریم ﷺ کو ملی توآپ نے فرمایا کہ (جب وہ بھاگ گئے تھے تو) تم نے ان کو چھوڑ کیوں نہ دیا؟ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ماعزبن مالک اسلمی کو رجم کردیا گیا تولوگوں نے حضرت ماعز کے بارے میں مختلف بات کہی، ایک نے کہا کہ حضرت ماعز نے خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا ہے

،دوسرے نے کہا کہ اس نے توبہ کرلی ہے،جب اس کی خبر نبی کریم ﷺ کو ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ماعز بن مالک اسلمی نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کثیر تعداد میں لوگ توبہ کریں تو ان سے قبول ہو جائے۔ایک روایت میں ہے کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور عرض کی: اس بندے نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے،آپ اس پر حد مقرر فرمائیں،آپ نے نظر انداز کیا وہ دوبارہ آئے،آپ نے دوبارہ نظر انداز فرمایا پھر وہ تیسری مرتبہ آئے تو آپ نے نظر انداز کیا،جب وہ چوتھی مرتبہ آئے اور زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اس کی عقل جاتی تو نہیں رہی؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں اس کی عقل سالم ہے اور ہمیں تو یہ اچھا بھلا ہی لگتا ہے۔آپ نے فرمایا: پھر اسے لے جاکر رجم کر دو،لوگ ان کو ایک کم پتھریلی جگہ پر لے گئے،جب ان کو پتھر لگنے لگے تو وہ گھبرا کر تیزی سے حرہ نامی مقام پر پہنچے اور اپنے آپ کو ان کیلئے ٹھہرا لیا،لوگوں نے وزنی پتھر مارنے شروع کر دیئے جس کی وجہ سے حضرت ماعز کا سانس ختم ہو گیا،بعد ازاں لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! جب ماعز کو پتھر پہنچے تو وہ گھبرا کر دوڑ پڑے تو آپ نے فرمایا کہ (جب وہ بھاگ گئے تھے تو) تم نے ان کو چھوڑ کیوں نہ دیا؟ بہر حال لوگوں نے حضرت ماعز کے بارے میں مختلف بات کی،ایک گروہ نے کہا کہ اس ماعز نے خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا۔دوسرے گروہ نے کہا کہ ماعز بن مالک اسلمی نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کثیر تعداد میں لوگ توبہ کریں تو ان سے قبول ہو جائے،انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ان کے جسم کی بات سوال کیا کہ اب ان کے جسم کے ساتھ کیا کیا جائے،آپ نے فرمایا جیسے تم وفات شدگان کے ساتھ کرتے ہو،یعنی غسل، کفن،خوشبو، نماز جنازہ اور تدفین کرو۔یہ حدیث مختلف ترک سے روایت کی گئی ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔

(مسند امام اعظم،حدیث نمبر۔316صفحہ نمبر۔470،ناشر: شبیر برادرز،40اُردو بازار لاہور)

قارئین کرام! اِن احادیث کے غلط ہونے کا سب سے بڑا ثبوت سورۃ النور24آیت نمبر2میں موجود ہے، جہاں زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی گئی ہے، ملاحظہ کیجیے :

قران:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ: ''زِناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھائو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت''۔ (سورۃ نور 24 آیت 2)

2. فرمان خداوندی ہے :

قران:

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً زوَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ج وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (3/24)

ترجمہ: '' زانی مرد نکاح نہیں کرتا سوائے زانیہ عورت یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت نکاح نہیں کرتی سوائے زانی مرد یا مشرک سے اور یہ (ایسا نکاح) مومنوں پر حرام کیا گیا ہے۔''

{سورۃ نور 24 آیت 3}

اِس آیت سے بھی رجم کی نفی ہوتی ہے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ زِنا کرنے والے سزا بھگتنے کے بعد زندہ رہتے ہیں جبکہ رجم میں زِنا کرنے والوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

3. اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

فَاِذَآ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ ط (25/4)

ترجمہ:" پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو اُنہیں آدھی سزا ہے اُس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 25}

اللہ تعالیٰ نے زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی ہے (2/24)۔ جس کا نصف ہو سکتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کی مقرر کردہ سزا یعنی رجم کا نصف ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ اِسلام میں رجم نہیں۔

باب نمبر۔28

طلاق

کنیز کیلئے دو طلاقیں اور عدت دو حیض ہے

حدیث

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنیز کی دو طلاقیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔293 صفحہ نمبر۔430، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔29

صحابہ رضی اللہ عنہ اور جھوٹ

صحابہ کرامؓ کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ خدا ان سے راضی ہو گیا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے {18/48+100/9}۔ لیکن مسند امام اعظم میں صحابہؓ کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا جھوٹ

حدیث

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کرنے سے آج تک ایک جھوٹ کے علاوہ کبھی جھوٹ نہیں بولا اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کا کجاوہ تیار کرتا تھا ایک دفعہ طائف میں سے ایک کجاوہ تیار کرنے والا شخص آیا اور پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون سا کجاوہ پسند ہے، میں نے کہا کہ طائف اور مکہ کا تیار شدہ کجاوہ حالانکہ آپ اس کو ناپسند کرتے تھے۔ جب وہ کجاوہ آپ کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کس کا کجاوہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ آپ کا ہے، آپ نے فرمایا کہ ابن ام معبد کو حکم دو کہ ہو ہمارے لیے کجاوہ تیار کریں، یہ جھوٹ بولنے سے کجاوہ کی تیاری پھر نیری طرف لوٹ آئی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اہل طائف میں سے ایک آدمی حاضر ہوا، بعد ازاں میرے پاس آیا اور پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون سا کجاوہ زیادہ پسند ہے میں نے کہا طائف اور مکہ کا تیار شدہ کجاوہ۔ (کجاوہ لانے کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور یہ فرمایا یہ کجاوہ کون لے کر آیا ہے؟ عرض کی گئی طائفی لے کر آیا ہے، آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس کی حاجت نہیں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔375 صفحہ نمبر۔559، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

حدیث

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کرنے سے آج تک ایک جھوٹ کے علاوہ کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی سواری کا کجاوہ تیار کرتا تھا۔ ایک دفعہ طائف میں سے ایک کجاوہ تیار کرنے والا شخص آیا اور پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کو کون سا کجاوہ زیادہ پسند ہے، میں نے کہا کہ طائف اور مکہ کا تیار شدہ کجاوہ، حالانکہ آپ ﷺ اس کو ناپسند کرتے تھے۔ جب وہ کجاوہ لے کر آپ کی بارگاہ میں آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کس کا کجاوہ ہے تو اس نے عرض کی کہ یہ آپ کا ہے، آپ نے فرمایا کہ ابن ام معبد کو اسے تیار کرنے کا حکم دو۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔376 صفحہ نمبر۔560، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

قارئین کرام! یہ الزامات ان ہستیوں پر لگائے جا رہے ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ یہ تمام صحابہؓ ایک دوسرے کے دوست ہیں {72/8} ان میں باہمی محبت و مودت تھی {29/48} یہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے {9/59} خدا نے ان کے درمیان باہمی اُلفت ڈال دی تھی {103/3+63/8} یہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی کرتے تھے {64/8} خدا نے انہیں بھائی بھائی بنا دیا تھا {10/49+103/3} خدا ان سے راضی ہو گیا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے {18/48+100/9}۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب نمبر۔30

ہر مسلمان کو نجات کیلئے ایک ایک یہودی یا نصرانی دیا جائے گا

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے ، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

قران:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى (165/6)

ترجمہ:"کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

{سورۃ الانعام 6 آیت 165}

قران:

أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ﴿٣٨﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَى ﴿٣٩﴾

یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔اور یہ کہ انسان کے لیے کچھ نہیں ہے مگر وہ جس کی اُس نے سعی کی ہے"

(سورۃ النجم 53،آیت 38تا39)

نیز دیکھیے:

سورۃالزمر 39،آیت 7

سورۃالفاطر 35،آیت 18

سورۃالاسرا 17،آیت 15

سورۃالانعام 6،آیت 164

قرآن کے مقابلے میں مسند امام اعظم کی حدیث ملاحظہ فرمائیے:

یہود و نصاریٰ کو جہنم میں بھیج کر اسے مسلمانوں کے گناہوں کا کفارہ بنادیا جائے گا

حدیث

حضرت ابو بردہؓ کے والد بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا جائے گا (تو کفار) سجدے کی طاقت نہیں رکھیں گے جبکہ میری امت دوسری امتوں سے پہلے دو طویل سجدے ادا کرے گی، پھر ان کو کہا جائے گا کہ اپنے سر اٹھالو، میں نے یہود و نصاریٰ کو جہنم کی آگ میں بھیج کر تمہارا کفارہ بنادیا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔388 صفحہ نمبر۔575، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

ہر مسلمان کو ایک ایک یہودی یا عیسائی دیا جائے گا کہ یہ تیری نجات کا کفارہ ہے

حدیث

حضرت ابو بردہؓ کے والد بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوم قیامت ہر مسلمان کو یہود و نصاریٰ میں سے ایک آدمی دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ جہنم سے نجات کیلئے تمہارا کفارہ ہے۔ایک روایت میں ہے کہ یوم قیامت اس امت میں سے ہر بندے کو اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ میں سے ایک آدمی دے گا اور کہا جائے گا کہ جہنم سے نجات کیلئے تمہارا کفارہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ یوم قیامت اس امت میں سے ہر بندے کو اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ میں سے ایک آدمی دے گا اور کہا جائے گا کہ جہنم سے نجات کیلئے تمہارا کفارہ ہے۔ایک روایت میں ہے کہ یہ امت، امت مرحومہ ہے جس کا عذاب ان کے ہاتھوں میں ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔389 صفحہ نمبر۔575، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

مسلمانوں کا عذاب دنیا میں ہی ہے

فرمانِ باری تعالی ہے :(فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ) ترجمہ :"یقیناہم ان سے بھی پوچھیں گے جن کی جانب رسولوں کو بھیجا گیااور رسولوں سے بھی استفسار ہو گا"الاعراف/6ایسے ہی ایک مقام پر فرمایا: (فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ. عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ) ترجمہ :"تیرے رب کی قسم! ہم تمام لوگوں سے پوچھیں گے۔اسکے متعلق جو وہ کرتے رہے۔الحجر/92،93اس بات کے قائلین میں فخر الدین الرازی شامل ہیں جنہوں نے اپنی تفسیر میں -پہلی آیت کے بارے میں- کہا:"(الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ)اس سے مراد امت اور (الْمُرْسَلِين) سے مراد رسل ہیں، چنانچہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی فریقین سے حساب لے گا، بالکل اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:(فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ. عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ) الحجر/ 92"پھر فرمایا: یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالی اپنے تمام بندوں سے حساب لے گا اس لئے کہ وہ یا تو رسول ہیں یا امت اور ہر دو سے سوال ہو گا۔قرآن کے اس موقف کے بر عکس مسند امام اعظم میں بتایا جارہا ہے کہ مسلمانوں کا عذاب محض دنیا میں ہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

مسلمانوں کا عذاب دنیا میں ہی ہے

حدیث

حضرت ابو بردہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک میری امت، امت مرحومہ ہے، ان کا عذاب دنیا میں ہی ان کے ہاتھوں میں ہے۔ اس روایت میں لفظ ''قتل'' زائد ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔391 صفحہ نمبر۔576، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔32

ریشم اور دیباج کا استعمال منع ہے

قرآن میں ہے :

قران:

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِيۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ‌ؕ قُلۡ هِىَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ
الدُّنۡيَا خَالِصَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ(32/7)

ترجمہ:'' (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم !)آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ)زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی(پیدا کی) ہے،اور پاک رزق، یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر اِنہیں کیلئے ہے،اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلئے۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32}

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کر کے آنے کا حکم دیا :

قران:

يَابَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

(31/7)

ترجمہ:" اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو، اور کھاؤاور پیو، اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31}

قرآن کے برعکس مسند امام اعظم میں زینت اختیار کرنے کی مخالفت کی جارہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

ریشم اور دیباج کپڑا دنیا میں مشرکین کیلئے اور آخرت میں مسلمانوں کیلئے ہے

حدیث

حضرت حزیفہؓ فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتن میں کھانے پینے، ریشم اور دیباج کپڑا پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ دنیا میں مشرکین کیلئے اور آخرت میں تمہارے لیے ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔416 صفحہ نمبر۔607، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔417 صفحہ نمبر۔607، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

ریشم اور دیباج منع ہے، جو استعمال کرے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں

حدیث

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم، دیباج پہننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ ایسا وہی کرے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔430 صفحہ نمبر۔618، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔33

اخلاق

اللہ نے نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور نرمی کو پسند فرمایا ہے، حضور ﷺ کے متعلق فرمایا:

قران:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

یہ اللہ کی رحمت ہے کہ آپؐ اِن کیلئے نرم دِل ہیں، اگر آپؐ سخت دِل ہوتے تو یہ آپؐ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔159)

مومنوں کی نشانی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

قران:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

بیشک جو لوگ اِیمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے رحمٰن اِن میں محبت پیدا کر دے گا۔

(سورۃ مریم 19، آیت نمبر۔96)

دعوت کے اسلوب بیان کرتے ہوئے فرمایا:

قران:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ

اے نبیؐ، اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ، اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے

(سورۃ النحل16، آیت نمبر۔125)

صحابہ کرامؓ کے متعلق فرمایا:

قران:

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

محمد، اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اِن کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں، آپس میں رحم دل ہیں۔

(سورۃ الفتح48، آیت نمبر۔29)

حضرت ابراہیمؑ کے متعلق فرمایا:

قران:

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ

بے شک ابراہیمؑ نرم دِل بُردبار تھے۔

(سورۃالتوبہ 9،آیت نمبر۔114)

قران:

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ

بے شک ابراہیمؑ بردبار، نرم دِل رُجوع کرنے والے ہیں۔

(سورۃالھود 11،آیت نمبر۔75)

حضرت موسیٰؑ کو ہدایت کی گئی کہ فرعون کے پاس جائیں تو نرمی اختیار کریں:

قران:

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى

تم دونوں فرعون کے پاس جائو بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے۔ تم اس کو نرم بات کہو شاید وہ نصیحت پکڑے یاڈر جائے۔

(سورۃطٰہٰ 20،آیت نمبر۔43تا44)

آپ نے غور کیا کہ قرآن اخلاقیات کی تعلیم دے رہا ہے اور ہمارا یقین ہے کہ صحابہ کرامؓ قرآنی تعلیم کے مطابق عمل کرتے تھے لیکن واضعین حدیث نے ان سے کیا کیا قصے منسوب کرر کھے ہیں؟ ملاحظہ کیجئے:

صحابیؓ نے برتن میزبان کے منہ پر دے مارا

حدیث

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک کسان سے پانی مانگا تو اس نے چاندی کے برتن میں پیش کیا، آپ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا اور فرمایا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔418 صفحہ نمبر۔608، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

صحابیؓ نے برتن میزبان کے منہ پر دے مارا

حدیث

حضرت حکم بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہؓ کے ساتھ مدائن میں تھے کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک کسان سے پانی مانگا تو اس نے چاندی کے پیالہ میں پیش کیا، آپ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا اور فرمایا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے، یہ دنیا میں ان (مشرکین) کیلئے اور آخرت میں ہمارے لیے ہیں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔419 صفحہ نمبر۔608، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔34

سونے چاندی کے برتوں کا استعمال

چاندی اور سونے کے برتن منع ہیں

حدیث

حضرت حکم بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہؓ کے ساتھ مدائن میں تھے کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک کسان سے پانی مانگا تو اس نے چاندی کے پیالہ میں پانی پیش کیا، آپ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا اور فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے، یہ دنیا میں ان (مشرکین) کیلئے اور آخرت میں ہمارے لیے ہیں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔419صفحہ نمبر۔608، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔418صفحہ نمبر۔608، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔417صفحہ نمبر۔607، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔416صفحہ نمبر۔607، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

دبااور حنتم کے برتن منع ہیں

حدیث

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دبااور حنتم برتنوں سے منع فرمایا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔420صفحہ نمبر۔609،ناشر: شبیر برادرز،40اُردو بازار لاہور)

برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا

حدیث

حضرت ابن بریدہؓ کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم تمام برتنوں میں پی سکتے ہو کیونکہ برتن کسی شے کو حلال یا حرام نہیں کرتے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔422صفحہ نمبر۔613،ناشر: شبیر برادرز،40 اُردو بازار لاہور)

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔421صفحہ نمبر۔609،ناشر: شبیر برادرز،40اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔35

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو

حدیث

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر کے پردہ میں کچھ تصاویر تھیں تو حضرت جبریلؑ نے آنے میں دیر کی ، پھر آئے تو آپ نے فرمایا: آپ نے اتنی دیر کیوں کی؟ کہا کہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصاویر ہوں، آپ کپڑے کو اتار کر بچھالیں اور اس کو لٹکا نہ رہنے دیں اور تصاویر کے سر کاٹ دیں اور اس چھوٹے کتے کو بھی باہر نکال دیں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔431 صفحہ نمبر۔620، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

تصویر کے جائز ہونے کیلئے ایک مسلمان کیلئے قرآنِ مجید کی سورۃ سبا 34 آیت نمبر 13 ہی کافی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ خدا کے ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام، جنّات سے تصویریں بنواتے تھے۔ قرآن میں ہے :

قرآن:

يَعۡمَلُونَ لَهُۥ مَا يَشَآءُ مِن مَّحَٰرِيبَ وَتَمَٰثِيلَ وَجِفَانٖ كَٱلۡجَوَابِ وَقُدُورٖ رَّاسِيَٰتٍۚ ٱعۡمَلُوٓاْ ءَالَ دَاوُۥدَ شُكۡرٗاۚ وَقَلِيلٞ مِّنۡ عِبَادِيَ ٱلشَّكُورُ **(13/34)**

ترجمہ: ''وہ (جنّات) جو وہ (حضرت سلیمان علیہ السلام) چاہتے وہ اُس کیلئے قلعے بناتے اور تصویریں (مورتیاں) اور حوض جیسے لگن اور ایک جگہ جمی ہوئی (دیگیں)، اے خاندانِ دائود! تم شکر بجالا کر عمل کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں۔''

{سورة سبا 34 آیت نمبر 13}

تصویر کے بارے میں اصل اِعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی بنائی اور پیدا کی ہوئی چیزوں کی تصویر بنانا ہرگز صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کیونکہ ہم جو تصویر بناتے یا کھینچتے ہیں وہ تخلیق نہیں بلکہ تقلید ہے مثلاً سورۃ الفاتحہ کی آیات جیسی کوئی آیت بنانے کی کوشش کرنا تو اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا ہے لیکن اگر کوئی شخص سورۃ الفاتحہ کی نقل کرے یا اِس کی عکسی تصویر لے تو یہ اللہ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کہلاتا۔ اِسی طرح اِنسانی آنکھ کی پیوند کاری، خدا کی صفتِ خلق سے مماثلت نہیں کیونکہ اللہ نے آنکھ کو تخلیق کیا جبکہ ڈاکٹر آنکھ کی تخلیق نہیں کرتا بلکہ اللہ کے عطا کردہ علم کے مطابق صفتِ تقلید سے کام لیتا ہے۔

باب نمبر۔36

خدا بندے کو جنت میں داخل کرنے کیلئے بیمار کرتا ہے

خدا بندے کو جنت میں داخل کرنے کیلئے بیمار کرتا ہے

حدیث

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک انسان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرماتا ہے لیکن اس کا عمل اس مقام کے موافق نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ اسے اس مقام کے موافق ہونے تک علالت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔436 صفحہ نمبر۔627، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

قرآن متعدد مرتبہ یہ بات دہراتا ہے کہ جنت انسانی اعمال کا نتیجہ ہے لیکن مذکورہ بالا حدیث میں اس بات کی نفی کی جا رہی ہے۔(تفصیل کیلئے اسی کتاب کا تقدیر سے متعلقہ باب ملاحظہ فرمائیں)

باب نمبر۔37

وگ لگانے میں کوئی حرج نہیں

وگ لگانے میں کوئی حرج نہیں

حدیث

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ عورت اپنے بال کو اون کے ساتھ ملائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ نے بال کو بال سے ملانے سے منع فرمایا ہے۔ایک روایت میں ہے کہ جب سر پر بال نہ ہوں تو بال ملانے میں کوئی حرج نہیں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔435 صفحہ نمبر۔626، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

جبکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ:

بنی اسرائیل اس لئے تباہ ہوئے کہ ان کی عورتوں نے وگیں لگانی شروع کر دی تھیں

حدیث

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قال: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ، يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ

هَذِهِ، وَيَقُولُ: "إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ".

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے، انہوں نے سنا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے، جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں کا چوٹلا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا، اے مدینہ والو! تمہارے عالم کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے منع کرتے تھے اس سے (یعنی جوڑ لگانے سے) اور فرماتے تھے: ”بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا۔“ (اور عیش و عشرت شہوت پرستی میں پڑ گئے لڑائی سے دل چرانے لگے)۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5578)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5579)

بالوں کی وگ لگانا مکاری و دغا بازی ہے

حدیث

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ. ح وحدثنا ابْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قالا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قال: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا، وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ، فَقَالَ: "مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ".

سیدنا سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہم کو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا پھر کہا: میں یہ سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوائے یہود کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ زور ہے۔“ (یعنی مکاری اور دغا بازی)۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5580)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5581)

بنی اسرائیل اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان کی عورتوں نے وگیں لگانی شروع کردی تھیں

حدیث

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِينَةِ، وَأَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَقَالَ: "إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ نِسَاؤُهُمْ مِثْلَ هَذَا".

حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ مدینے میں منبر پر تھے، انہوں نے اپنی آستین سے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور کہا: مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان جیسی چیزوں سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب ان جیسی چیزوں کو اپنانا شروع کیا تو وہ ہلاک و برباد ہو گئے“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 5247)

وگ لگانا دھوکا ہے

حدیث

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا، وَأَخَذَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ، قَالَ: "مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ، فَسَمَّاهُ الزُّورَ".

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے اور ہمیں خطاب کیا، آپ نے بالوں کا ایک گچھا لے کر کہا: میں نے سوائے یہود کے کسی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا ا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جب یہ چیز پہنچی تو آپ نے اس کا نام دھوکا رکھا۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:5248)

باب نمبر۔38

زمانہ ہی خدا ہے، اسے گالی مت دو

زمانہ ہی خدا ہے، اسے گالی مت دو

حدیث

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ تم زمانہ کو گالی مت دو کیونکہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔478 صفحہ نمبر۔676، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

زمانے کو خدا کہنے والے کون ہیں؟ آیئے قرآن میں دیکھتے ہیں:

قران:

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ

یہ لوگ کہتے ہیں کہ "زندگی بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے، یہیں ہمارا مرنا اور جینا ہے اور گردش ایام کے سوا کوئی چیز نہیں جو ہمیں ہلاک کرتی ہو" درحقیقت اِس معاملہ میں اِن کے پاس کوئی علم نہیں ہے یہ محض گمان کی بنا پر یہ باتیں کرتے ہیں۔

(سورۃ الجاثیہ 45، آیت نمبر۔24)

نبیذ وشراب

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبیذ پیتے تھے

حدیث

حضرت علقمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے نبیذ منگوا کر نوش فرمائی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ تو نبیذ پیتے ہیں جبکہ امت آپ کی اقتدا کرتی ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نبیذ نوش فرماتے ہوئے دیکھا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو میں نبیذ نہ پیتا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔423 صفحہ نمبر۔614، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

حضور ﷺ نے انگور اور کھجور کی نبیذ اور کچی پکی کھجور کی نبیذ سے منع فرمایا ہے

حدیث

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگور اور کھجور کی نبیذ سے اور کچی اور پکی کھجور کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔424 صفحہ نمبر۔614، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

حضرت ابو عامر ثقفی ہر سال حضور ﷺ کو شراب کی ایک مشک پیش کرتے تھے

حدیث

حضرت ابو عامر ثقفی فرماتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کو ہر سال شراب کی ایک مشک پیش کرتے تھے۔ایک روایت میں ہے کہ قبیلہ ثقیف کا ایک آدمی جس کا نام ابو عامر تھا ہر سال نبی کریم ﷺ کو شراب کی ایک مشک پیش کرتا تھا ، جس برس شراب حرام ہوئی تو اس برس بھی اس نے شراب پیش کی جیسے وہ پہلے کیا کرتا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو عامر ! اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے لہٰذا ہم کو اس کی کوئی حاجت نہیں ہے،اس نے عرض کی کہ اس کو جا کر بیچ دیں اور اس کی قیمت کے بدلے اپنی حاجت پوری فرما لیں،آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو عامر ! شراب کو پینا، بیچنا اور اس کا ثمن کھانا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

(مسند امام اعظم،حدیث نمبر۔427 صفحہ نمبر۔615،ناشر: شبیر برادرز،40 اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔40

چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنا

صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ:

چت نہ لیٹو

حدیث

وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْأَخْنَسِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى".

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے چت نہ لیٹے ایک پاؤں دوسرے پر رکھ کر۔“

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، حدیث نمبر 5503)

ابوداؤد میں ہے:

چت لیٹنے کے دوران ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں نہ رکھو۔

حدیث

” حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے رکھنے سے منع فرمایا ہے، قتیبہ نے کہا کہ آدمی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھے۔ قتیبہ نے یہ بھی کہا: جبکہ وہ چت لیٹا ہوا ہو۔“

{سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1438 صفحہ نمبر 527}

جبکہ مسند امام اعظم میں حضرت علیؓ کو اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دکھایا جارہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

حضرت علیؓ نے چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھا ہوا تھا

حدیث

حضرت ابوالجلاس فرماتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں سے ایک تھا جنھوں نے عبداللہ سبائی سے ایک خطرناک بات سنی تھی، سو ہم اس کو حضرت علیؓ کی خدمت میں رستے میں سرکوبی کرتے ہوئے لے آئے، آپ کرم اللہ وجہ نے اپنا ایک قدم دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا اور صحن میں چت لیٹے ہوئے تھے، آپ نے اس سے اس خطرناک بات کی بابت پوچھا تو اس نے وہی بات کہی آپؓ نے فرمایا کہ کیا تو یہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ یا اس کی کتاب کی طرف سے کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو فرمایا کہ کس کی طرف سے تو روایت کر رہا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے یہ بات اپنی طرف سے کی ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اگر تو نے یہ بات اللہ تعالیٰ، اس کے رسول یا قرآن کریم کی طرف سے کی تو میں تجھے مار دوں گا اور اگر میری طرف سے کی ہے تو میں تجھے سخت سزا دوں گا اور تو جھوٹا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قیامت سے قبل تیس جھوٹے ہوں گے اور تو ان میں سے ایک ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوالجلاس فرماتے

ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں سے ایک تھا جنہوں نے عبداللہ سبائی سے ایک خطرناک بات سنی تھی، سو ہم اس کو حضرت علیؓ کی خدمت میں رستے میں سر کوبی کرتے ہوئے لے آئے، آپ کرم اللہ وجہ نے اپنا ایک قدم دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا اور صحن میں چت لیٹے ہوئے تھے، آپ نے اس سے اس خطرناک بات کی بابت پوچھا تو اس نے وہی بات کہی آپؓ نے فرمایا کہ کیا تو یہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ یا اس کی کتاب کی طرف سے کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا نہیں ۔تو فرمایا کہ کس کی طرف سے تو روایت کر رہا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے یہ بات اپنی طرف سے کی ہے۔آپؓ نے فرمایا کہ اگر تو نے یہ بات اللہ تعالیٰ، اس کے رسول یا قرآن کریم کی طرف سے کی تو میں تجھے مار دوں گا اور اگر میری طرف سے کی ہے تو میں تجھے سخت سزا دوں گا اور تو جھوٹا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قیامت سے قبل تیس جھوٹے ہوں گے اور تو ان میں سے ایک ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔498 صفحہ نمبر۔703، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک

درج ذیل روایات میں عمر کا تفاوت اس بات کی گواہی ہے کہ مجموعہ روایات کی پوزیشن کیا ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر تریسٹھ سال تھی

حدیث

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيل، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَسَنٌ صَحِيحٌ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی گئی تو آپ چالیس سال کے تھے، پھر آپ مکہ میں تیرہ سال تک رہے اور مدینہ میں دس سال تک، اور آپ کی وفات ہوئی تو آپ ترسٹھ (۶۳) سال کے تھے۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3621)

حضور ﷺ کی عمر پینسٹھ سال تھی

حدیث

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ". قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَكَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَرَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيل مِثْلَ ذَلِكَ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ پینسٹھ (۶۵) سال کے تھے ۱؎۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3622)

حضور ﷺ کی عمر انسٹھ سال تھی

حدیث

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. ح وحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: "لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَا بِالْآدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَسَنٌ صَحِيحٌ.

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے قد والے تھے نہ بہت ناٹے اور نہ نہایت سفید، نہ بالکل گندم گوں، آپ کے سر کے بال نہ گھنگرالے تھے نہ بالکل سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیسویں سال کے شروع میں مبعوث فرمایا، پھر مکہ میں آپ دس برس رہے اور مدینہ میں دس برس اور ساٹھویں برس ؎ کے شروع میں اللہ نے آپ کو وفات دی اور آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں رہے ہوں گے۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3623)

حضور ﷺ کی عمر پینسٹھ سال تھی

حدیث

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيل ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: " تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ پینسٹھ (٦٥) سال کے تھے ؎۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3650)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3651)

حضور ﷺ کی عمر تریسٹھ سال تھی

حدیث

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاق، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، يَعْنِي يُوحَى إِلَيْهِ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ". قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَاب، عَنْ عَائِشَةَ، وَأَنَسٍ، وَدَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ، وَلَا يَصِحُّ لِدَغْفَلٍ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رُؤْيَةٌ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ (۱۳) سال رہے یعنی آپ پر تیرہ سال تک وحی کی جاتی رہی اور آپ کی وفات ترسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں ہوئی۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3652)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3653)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 3654)

حضور ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی

حدیث

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اس دنیا سے ظاہر اً پردہ فرمایا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی جبکہ حضرت ابو بکر و عمرؓ کا وصال مبارک بھی تریسٹھ برس میں ہوا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔354 صفحہ نمبر۔535، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

باب نمبر۔42

دیت

یہودی نصرانی کی دیت بھی مسلمان کی دیت کے مثل ہے

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کی دیت بھی مسلمان کی دیت کی مثل ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔485 صفحہ نمبر۔691، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

حضور ﷺ نے ایک مسلمان کو عہد والے کے بدلے قتل کیا

حدیث

حضرت ابن بیلمانی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مسلمان کو عہد والے کے بدلے قتل کیا اور فرمایا: میں ذمیوں کے حقوق کو پورا کرنے کا زیادہ حقدار ہوں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔317 صفحہ نمبر۔477، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)

حدیث کی دیگر کتب میں اس کے برعکس لکھا ہے کہ:

مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

حدیث

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ, حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ, أَنْبَأَنَا مُطَرِّفٌ, عَنْ الشَّعْبِيِّ, حَدَّثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ, قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَاءُ فِي بَيْضَاءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ, قَالَ: "لَا, وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ, وَبَرَأَ النَّسَمَةَ, مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ", قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: "الْعَقْلُ, وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ, وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ". قَالَ: وَفِي الْبَاب, عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو, قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ, وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ, وَهُوَ قَوْلُ: سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ, وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ, وَالشَّافِعِيِّ, وَأَحْمَدَ, وَإِسْحَاق, قَالُوا: لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ, وقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهِدِ, وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا:امیر المؤمنین! کیا آپ کے پاس کاغذ میں لکھی ہوئی کوئی ایسی تحریر ہے جو قرآن میں نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا! میں سوائے اس فہم و بصیرت کے جسے اللہ تعالیٰ قرآن کے سلسلہ میں آدمی کو نوازتا ہے اور اس صحیفہ میں موجود چیز کے کچھ نہیں جانتا، میں نے پوچھا: صحیفہ میں کیا ہے؟ کہا: اس میں دیت، قیدیوں کے آزاد کرنے کا ذکر اور آپ کا یہ فرمان ہے: ”مومن کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا“۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1412)

مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

حدیث

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ, وحَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ, عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ, عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ جَدِّهِ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ", وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ, نِصْفُ دِيَةِ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ", قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ, وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ, وَالنَّصْرَانِيِّ, فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ, وَالنَّصْرَانِيِّ إِلَى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, وقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ, وَالنَّصْرَانِيِّ, نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ, وَبِهَذَا يَقُولُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کافر کے بدلے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا“، اور اسی سند سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کافر کی دیت مومن کی دیت کا نصف ہے“۔

(سنن ترمذی۔ حدیث نمبر: 1413)

جھاڑپھونک

اللہ کریم نے دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کیلیئے قرآن نازل کیا(سورۃالبقرۃ2،آیت۔185)، لیکن مذہبی پیشوائیت نے قرآن کے انقلاب آفریں پیغام کو دبانے اور اس سے چند دنیاوی مفادات حاصل کرنے کی خاطر جنتر منتر کی کتاب بنا دیا:

بچھو سے بچنے کا دم

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بوقت صبح یہ الفاظ" اعوذ بکلمات اللہ التامہ" تین مرتبہ پڑھتا ہے تورات ہونے تک اسے بچھو نقصان نہیں دے گا اور جس نے یہ الفاظ رات کو ادا کیے صبح ہونے تک جو شخص بوقت صبح یہ الفاظ" اعوذ بکلمات اللہ التامہ" تین بچھو اسے نقصان نہیں دے گا۔ایک روایت میں ہے مرتبہ پڑھتا ہے تورات ہونے تک اسے بچھو نقصان نہیں دے گا اور جس نے یہ الفاظ رات کو ادا کیے صبح ہونے تک بچھو اسے نقصان نہیں دے گا۔

(مسند امام اعظم،حدیث نمبر۔443صفحہ نمبر۔633،ناشر: شبیر برادرز،40اُردو بازار لاہور)

متفرق

موئے زیر ناف والوں کو قتل کردو

حدیث

حضرت عطیہ قرظی فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غزوہ بنو قریظہ کے دن پیش کیے گئے، آپ کھڑے ہوئے اور اعلان فرمایا کہ ان میں سے جو بڑے ہیں ان کو قتل کر دیا جائے اور جو چھوٹے ہیں ان کو قیدی بنالیا جائے چنانچہ جس کے زیر ناف بال تھے ان کو قتل کر دیا گیا اور جن کے نہیں تھے ان کو چھوڑ دیا گیا۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔321 صفحہ نمبر۔483، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

سب سے پہلے میں اسلام لے کر آیا۔ حضرت علیؓ کا فرمان

حدیث

حضرت علیؓ کے رفقا میں سے حضرت حبہ عربی ہمدانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے پہلے اسلام لے کر آنے والا میں ہی ہوں۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔368 صفحہ نمبر۔554، ناشر: شبیر برادرز، 40 اُردو بازار لاہور)

ستاروں میں غوروفکر کرنا منع ہے

حدیث

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستاروں میں غوروفکر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(مسند امام اعظم، حدیث نمبر۔462 صفحہ نمبر۔660، ناشر: شبیر برادرز، 40اُردو بازار لاہور)